اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

جولائی، اگست
2011ء

وفا، ظہور
1390 ہش

ماہنامہ قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

مبارك عليكم الشهر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے۔

اس موقعہ پر سامعین کا ایک دلکش منظر

جلسہ سالانہ بھدرک اُڑیسہ میں محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم
ناظر دعوۃ الی اللہ تقریر کرتے ہوئے

مورخہ 3 جولائی 2011ء کو منعقد ہونے والے زونل اجتماع بھاگلپور زون بہار
کے موقعہ پر اسٹیج کا ایک منظر

مورخہ 12-11 جون 2011ء کو منعقد ہونے والے زونل اجتماع حیدرآباد زون
آندھرا پردیش کے موقعہ پر اسٹیج کا ایک منظر

اس موقعہ پر مکرم سی شمیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
تقریر کرتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

''قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی''
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد30وفاء،ظہور1390ہش جولائی،اگست2011ءشمارہ7,8

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبدالہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن کمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : تسنیم احمد بٹ
دفتری امور : عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک180روپے بیرون ملک :50امریکن$ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن 2
☆ انفاخ النبیﷺ 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ ازافاضات حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 6
☆ اداریہ 8
☆ نظم 10
☆ ماہِ رمضان کے مبارک ایام کیسے گذارے جائیں؟ 11
☆ مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ قسط۔2 20
☆ رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کریم کی اہمیت 27
☆ رمضان المبارک عبادات کا معراج 31
☆ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ 35
☆ ضروری ہدایت 36
☆ جلسہ ہائے یوم خلافت 38
☆ ملکی رپورٹیں 39
☆ مقابلہ انعامی مقالہ نویسی 41
☆ تحریک جدید اور رمضان المبارک 43
☆ 44 How to choose best courses....
☆ 52 Fasting Fourth Pillaf of Islam

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ: 185-184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اِذا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ.

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان اوشھر رمضان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

عَنْ مَالِکٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ مِسْکِیْنًا سَأَلَهَا وَهِیَ صَائِمَةٌ وَلَیْسَ فِیْ بَیْتِهَا اِلَّا رَغِیْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا : اَعْطِیْهَا اِیَّاهُ. فَقَالَتْ : لَیْسَ لَکِ مَا تُفْطِرِیْنَ عَلَیْهِ. فَقَالَتْ: اَعْطِیْهَا اِیَّاهُ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا اَمْسَیْنَا اَهْدَی لَهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَاکَانَ یُهْدِیْ لَهَا شَاةً وَکَنْفَهَا فَدَعَتْهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ کُلِیْ مِنْ هَذَا خَیْرٌ مِنْ قُرْصِکِ.

(مؤطا امام مالکؒ باب الترغیب فی الصدقة)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کے لئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں۔ آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا باز و بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (بخاری کتاب الصوم. باب فضل من قام رمضان ، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

''شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ''(البقرہ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ (البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی اور دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ: 562-561)

نیز فرماتے ہیں:-

''انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (البقرہ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

فدیہ کی غرض

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے

دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

روزہ کی فرضیت

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ: 564-563)

از اضافات سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز

’’ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور وہ بخشا نہ گیا۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب قول رسول اللہ رغم انف رجل)

پھر ایک حدیث ہے۔ جو حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان)

تو یہ گناہوں کی بخشش کے خاص نظارے ہمیں اس لئے نظر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے روزوں کے مجاہدے کے ساتھ ایک خاص توجہ سے، خالص اس کا ہوتے ہوئے، اپنے حضور جھکنے والوں کو ایک مقام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تلاش کرنے والوں، اسے پکارنے والوں کو جواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہر وقت ہی ان لوگوں کی دعاؤں کو سنتا ہے جو خالص اس کا ہوتے ہوئے اسے پکارتے ہیں۔ لیکن رمضان میں ایک خاص ماحول عبادات کا بن جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندوں کی پکار سن رہا ہوتا ہے۔

جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے، اس میں رمضان کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخر روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونا چاہتا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام کرنے کو نفل ٹھہرایا ہے۔ هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ. وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔‘‘ (کنز العمال جلد 8 فصل فی فضلہ وفضل رمضان)

نیز فرماتے ہیں:-

’’اس مہینے کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی

رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اس کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی کوشش کریں۔اپنے آپ کواس زندگی میں بھی دنیاداری کی غلاظتوں کی جہنم سے نکالنے کی کوشش کریں۔اورآخرت کی جہنم سے بھی اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔اپنے اس تمام قدرتوں والے خدا کی تلاش کریں جو اپنے بندے کی پکار پہ کہتا ہے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ لیکن یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض شرائط رکھی ہیں ان شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے تبھی اس کی رحمت حاصل ہوگی۔تبھی اسکی مغفرت کی چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے ہوں گے۔تبھی ہر قسم کی جہنم سے اپنے آپکو دور کرنے والے ہوں گے اور تبھی ہم اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کے نظارے دیکھیں گے۔''

نیز فرمایا:-

''پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گو کہ تمہیں یہ ماحول بھی میسر آگیا ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا ماحول ہے۔اس مہینہ میں شیطان جکڑا بھی گیا ہے، جنت بھی قریب کر دی گئی ہے۔لیکن اس کے باوجود فیض وہی پائے گا جو میری شرائط کی پابندی کرے گا جن میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اس یقین پر قائم ہو کہ خدا ہے۔خدا کی ذات پر ایسا پختہ یقین ہو جس کو کوئی چیز بھی ہلا نہ سکے۔یہ یقین ہو کہ زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اس کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، ہر چیز کا مالک ہے، ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔اس نے اپنی ربوبیت کی وجہ سے بلا امتیاز مذہب اور قوم ہر ایک کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھا ہوا ہے حتی کہ چرند پرند بھی سب اس کی ربوبیت سے فیض پا رہے ہیں۔ہوا پانی روشنی کھانے پینے کی چیزیں اس نے سب کو مہیا کی ہوئی ہیں۔وہ تمام صفات کا جامع ہے۔نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔پس پہلی شرط یہ ہے کہ جامع الصفات خدا پر پختہ یقین ہو۔

دوسری بات یہ کہ صرف یہ یقین نہیں کہ خدا ہے،کوئی پیدا کرنے والا ہے بلکہ اس پر ایمان بھی کامل ہو اور یہی کوشش ہو کہ اب جو بھی ایمان ہمیں میسر ہے اور جو بھی ہماری دعائیں ہیں وہ اس نے ہی قبول کرنی ہیں اور اس کو حاصل کرنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ کا وصل ڈھونڈھنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔اس کے لئے ہم نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے، خدا ترسی پیدا کرنی ہے، اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔اور یہی ایمان کامل کرنے کا ذریعہ ہے۔''

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 28 ستمبر 2008ء)

ادا ریہ

سید الشہور (مہینوں کا سردار)

انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا اور اُسکی عبودیت اختیار کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور اسلامی ارکان ایک مسلمان کو اسی حقیقی مقصد کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے مستعد اور کوشاں بناتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی عبادات کی غرض اور منتہیٰ اسی حقیقی مقصدِ پیدائش کا حصول ہے۔

اسلامی عبادات میں اللہ تعالیٰ نے ایسا پُر حکمت انتظام فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کبھی بھی اپنے مقصدِ پیدائش کو بھلا نہیں سکتا۔ جہاں ایک طرف روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا وہاں ہفتہ میں ایک نماز یوم الجمعۃ کی نماز کی اور بھی فضیلت بیان فرمائی اور اس سے بھی بڑھکر یہ کہ سال میں ایک پورا مہینہ یعنی رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ قرار دیا جس میں عبادات کو عروج پر پہنچانے کی تلقین وتحریص دلائی۔ اس کو روحانیت کا موسم بہار قرار دیا گیا عبادات کے گُر سکھانے والا مہینہ بتایا گیا۔ صبر کا مہینہ قرار دیا گیا۔ تزکیہ نفس کا مہینہ اور رزق میں فراخی کا باعث قرار دیا گیا۔ اسی بناء پر اس عظیم مہینہ کو ”سید الشہور“ یعنی ”مہینوں کا سردار“ کے نام سے یاد کیا گیا۔

اس مہینہ کو سید الشہور رکھنے کی یہی وجہ ہے کہ اس مہینہ میں ایک حقیقی مسلمان اپنی عبادات کے معیار کو اس قدر بلند کرتا ہے کہ اس کو عروج پر پہنچاتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیدائش کے مقصد کو سمجھنے والا اور حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر کے اُس کی عبودیت اختیار کرنے والا وجود قیامت تک پیدا نہیں ہوسکتا۔ آپ کی عبادات کا معیار حدِ خیال سے بھی بالا تھا لیکن رمضان المبارک میں آپؐ اس میں اور تیزی پیدا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ رمضان کے بغیر آپؐ کی عبادات کا معیار بلند نہیں تھا بلکہ یہ تو افراد امت کے لئے نمونہ کے طور پر تھا۔ ایک امتی کے لئے حسب مراتب عبادات میں سستی دکھانا اور کمزوری کا غالب ہونا ایک معمول اور لازمی امر ہے۔ ایسے میں اُس کے لئے اس نمونہ کی ضرورت تھی کہ سال بھر میں عبادات میں اگر سستی اور لاپرواہی ہوجائے تو اس کا مداوا رمضان میں اس طرح کرو کہ اپنی عبادتوں کو عروج پر پہنچاؤ اس طرح کہ سال بھر کے گناہ معاف ہوجائیں۔ اسی لئے اس مہینہ کو پچھلے تمام گناہ معاف کروانے والا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

عبادتوں کو عروج تک پہنچانے کا مطلب ہے حقیقی عبودیت اختیار کرنا اور حقیقی عبودیت اختیار کرنے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو

حاصل کرنا۔روزہ کی جزاء بھی اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے چنانچہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث مبارکہ میں فرمایا:۔

''تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص طور پر میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء ہوں یا خود اس کا بدلہ ہوں گا۔'' (ترمذی ابواب الصوم)

پس اس ''سید الشھور'' کا حقیقی مقصد یہی وصالِ الٰہی اور لقاءِ الٰہی ہے۔رمضان کی اسی غرض کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں، کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں، کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے۔لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔اور وہ بعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے، وہ بعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے، وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:(وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ) ۔جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ مَیں انہیں کس طرح مل سکتا ہوں تو تو انہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے۔اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے، جو خدا کا وہ رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رستہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔'' (تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت 186)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے ان تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین

(عطاء المجیب لون)

رمضان المبارک میں اللہ کی رحمت کی پُکار

ارشاد عرشی ملک
arshimalik50@hotmail.com

ہر نار کو کر سکتا ہے گُلزار چلا آ
یہ ماہِ مقدس ہے پُر اسرار چلا آ

گر تجھ کو مرا قُرب ہے درکار چلا آ
بخشش کو میں ہر آن ہوں تیار چلا آ

یہ ماہ تو برکات کا اک سیلِ رواں ہے
بہتی ہے مرے رحم کی منجدھار چلا آ

خوش بخت ہے اک اور ملا ہے تجھے موقع
اب چھوڑ بھی دے حجت و تکرار چلا آ

گنتی کے کچھ ایّام ہیں دنیا کے یہ روزے
جنت میں ہے افطار ہی افطار چلا آ

اس ماہ میں مجھ تک بہت آساں ہے رسائی
شیطان سا موذی ہے گرفتار چلا آ

اے پیاس کے مارے درِ ریّان کھلا ہے
سیرابی و لذت کے طلب گار چلا آ

کر بھوک سے شیطان کی راہوں کو ذرا تنگ
دوڑے نہ ترے خوں میں وہ مکار چلا آ

بچنا ہے تجھے غیبت و چُغلی کی رجس سے
روزے کو نہ کر ناقص و بے کار چلا آ

شیطان کے ہر وار سے اک ڈھال ہے روزہ
چلتی نہیں کم بخت کی تلوار چلا آ

تو جسم کی صحت کی زکوۃ ان کو سمجھ لے
مت مکر سے بن لاغر و بیمار چلا آ

پھر تجھ کو میسر ہوا یہ ماہِ مبارک
مت اس کو گنوا میرے خطا کار چلا آ

اب چھوڑ دے الفاظ کی بخیہ گری عرشی
کافی ہیں جو لکھ ڈالے ہیں اشعار چلا آ

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

ماہِ رمضان کے مبارک ایام کیسے گزارے جائیں؟

مرتبہ: ظہور احمد بشیر، لندن

رمضان المبارک انسان کی روحانیت کو تیز کرنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے نہایت سازگار موسم ہے۔ کیونکہ ہر طرف نیکی کی فضاء قائم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے بدن کے تمام اعضاء نیکیوں پر مامور کر دینے چاہئیں۔ بکثرت قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے استغفار اور درود اور دیگر دعاؤں سے اپنی زبانیں تر رکھنی چاہئیں۔ خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ اپنے مال بھی خدا کی راہ میں قربان کرنے چاہئیں اور اپنے اوقات بھی خدمت دین میں اور دعوت الی اللہ میں صرف کرنے چاہئیں اور بکثرت عبادت بجا لانی چاہئے۔

دین اسلام کے پانچ مجاہدات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم، مطبوعہ 2003ء صفحہ 433 پر فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور اسلامی دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔''

روزوں کی فلاسفی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی اصل حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا ہے اور کہتا ہے "یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی۔ اور وہ حرام کھاوے، پیوے اور بدکاری اور شہوت کو پورا کرے۔'' (الحکم 24 رجنوری 1904ء صفحہ 12)

حمدِ الٰہی، تسبیح تہلیل، تبتل اور انقطاع الی اللہ اختیار کیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں

کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔''

(الحکم جلد 11 نمبر 2 مورخہ 17 / جنوری 1907ء صفحہ:9)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔''

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء صفحہ:20-21)

تلاوت قرآن کریم دعاؤں اور ذکر الٰہی کے خاص دن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قرآن مجید کے دو دَور مکمل کئے جائیں ورنہ کم از کم ایک تو ضرور ہو۔ اور ہر رحمت کی آیت پر خدائی رحمت طلب کی جائے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کیا جائے۔

اس مہینہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہئے اور دعا کے وقت دل میں یہ کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے کہ ہم گویا خدا کے سامنے بیٹھے ہیں یعنی خدا ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر اور سلسلہ کے مبلغوں اور کارکنوں اور قادیان کے درویشوں اور ان کے مقاصد کی کامیابی کو مقدم کیا جائے۔ عمومی دعاؤں میں ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار'' بڑی عجیب وغریب دعا ہے اور نفس کی تطہیر کے لئے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ غیر معمولی تأثیر رکھتی ہے۔ اور استعانت باللہ کے لئے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ کامیاب ترین دعاؤں میں سے ہے۔ اور سورۃ فاتحہ تو دعاؤں کی سرتاج ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 9/ مارچ 1960ء)

کثرت کے ساتھ درود پڑھنا چاہئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''برکات کے حصول کے لئے کثرت کے ساتھ درود پڑھنا اوّل درجہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ ایک رات میں نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ میرا دل وسینہ معطر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کے میرے مکان کے اندر آرہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ نور اس درود کا ثمرہ ہے جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ، 9/ مارچ 1960ء)

رمضان المبارک قبولیت دعا کے خاص ایام

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

''..... چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی حاجات کو پورا

فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اُٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔

....یہ آیت خدا تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس کے روزوں کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح مظلوم کی ساری توجہ محدود ہو کر ایک ہی طرف یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لگ جاتی ہے اسی طرح ماہ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مہینہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اُس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو۔ درد اور کرب کی حالت کی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ جیسے یونسؑ کی قوم کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور ان سے عذاب ٹل گیا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ سب اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھک گئے تھے۔

پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (قریبٌ) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور (انی قریبٌ) کی آواز خود اس کے کانوں میں لگتی ہے جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ اس مقام تک پہنچ جائے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اُس نے خدا کو پالیا۔''

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ تفسیر سورۃ البقرہ زیر آیت 187)

کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

''پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔''

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت 186)

دلوں میں خدا کی محبت کا بیج بونے کا مہینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضانِ

مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا ساز گار ہو جاتی ہے۔

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں، جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آ گیا ہے رمضان میں، پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی۔ اب آ گئے ہو، بسم اللہ جی آیاں نوں کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تا کہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے سے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اُٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا۔ کیا اللہ سے باتیں کیں، کیا دعائیں کیں اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہونگی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔

پس رمضان اس پہلو سے کاشت کاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک شجرہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

تو رمضانِ مبارک کو روزوں کے لحاظ سے جیسے گزارنا ہے وہ تو عام طور پر سب جانتے ہیں مگر میں ان فائدوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں جو رمضان میں خاص طور پر ہجوم کر کے آ جاتے ہیں اور اس وقت آپ اس ہجوم سے استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ برکتیں لوٹ لیں۔ یہ مقصد ہے اس نصیحت کا جس کے لئے میں آج آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ بعض لوگ جانتے ہیں کنکوے اڑائے جاتے ہیں مگر بسنت میں جو کنکووں کے اڑنے کا عالم ہے وہ چیز ہی اور ہو جاتی ہے۔ پس خدا کی یادوں کے لئے یہ مہینہ بسنت بن گیا ہے اور بار بار ذکر الٰہی کے جو گیت ہیں وہ گھر گھر سے بلند ہوتے ہیں۔ مختلف وقتوں میں اٹھتے ہیں، صبح و شام تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور طرح طرح سے انسان اللہ کی یاد کو زندہ اور تازہ اور دائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ جو یاد آئے وہ پھر ہاتھ سے نکل نہ جائے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 17/جنوری 1997ء)

بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''دوسری بات رمضان میں یہ ہے کہ بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا۔ جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے۔ قادیان میں یہ بات رائج تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو عین اس وقت نہیں اٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اٹھاتے تھے کہ بچہ کم سے کم دو چار نوافل پڑھ لے۔ چنانچہ مائیں بچوں کو کھانا نہیں دیتی تھیں۔ جب تک پہلے نفل پڑھنے سے فارغ نہ ہو جائیں۔

سب سے پہلے اُٹھ کر وضو کرواتی تھیں اور پھر ان کو نوافل پڑھاتی تھیں تا کہ ان کو پتہ لگے کہ روزہ کا اصل مقصد روحانیت حاصل کرنا ہے۔ اس امر کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ بچے پہلے تہجد پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں پھر

کھانے پہ آئیں۔ اور اکثر اوقات الا ماشاء اللہ تہجد کا وقت کھانے کے وقت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔کھانا تو آخری دس پندرہ منٹ میں بڑی تیزی سے کھا کر فارغ ہوجاتے تھے جب کہ تہجد کے لئے ان کو آدھ پون گھنٹہ مل جاتا تھا۔ اب جن گھروں میں بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے ان کو اس سلیقے اور اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھوایا جاتا بلکہ آخری منٹوں میں جب کہ کھانے کا وقت ہوتا ہے ان کو کہہ دیا جاتا ہے آؤ روزہ رکھ لو اور اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔

یہ تو درست ہے کہ اسلام توازن کا مذہب ہے، میانہ روی کا مذہب ہے لیکن کم روی کا مذہب تو نہیں۔اس لئے میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ جہاں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے وہاں فرض سمجھنا چاہئے۔ جہاں روزہ فرض قرار نہیں دیا وہاں اس رخصت سے خدا کی خاطر استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ نیکی ہے۔اسکا نام میانہ روی ہے۔اس لئے جماعت کو اپنے روزمرہ کے معیار کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کھلوانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کا معیار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 رمئی 1986ء)

رمضان میں جھوٹ سے چھٹکارہ پائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

.....تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو پکڑیں اور اس نصیحت سے اپنے سفر کا آغاز کریں کیونکہ اکثر جو نومبائعین ہیں ان کو تو میں نے سچا ہی دیکھا ہے، خصوصاً یورپ میں اکثر لوگ سچ کے ہی عادی ہیں۔ یہ بد قسمتی ہے بعض تیسرے درجے کی دنیا کی ،جس میں افریقہ بھی شامل ہے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ایسے لوگ ہیں بڑا ہی جھوٹ بولتے ہیں اور روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے سیاست دان بھی جھوٹے، ان کے پولیس کارندے بھی جھوٹے، ان کی سول سروس والے بھی جھوٹے، ان کے تقویٰ انصاف قائم کرنے والے بھی جھوٹے، ان کے مانگنے والے بھی جھوٹے، ان کے دینے والے بھی جھوٹے، اتنا جھوٹ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی کبھی دنیا پر بلا کے طور پر اتری ہو۔تو رمضان کا مہینہ ہے سب سے پہلے وہ لوگ جو ایسے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں گئے ہیں جہاں جھوٹ نہیں ہے وہ پہلے اپنے نفس کی تو اصلاح کرلیں۔ بھوکے رہیں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے تو بھوکے رہنا سب کچھ باطل ہو جائے گا۔ مفت کا عذاب ہے، گناہ بے لذت ہے۔یعنی یوں کہنا چاہئے، ثواب ہے جو تکلیف دہ ثواب ہے لیکن ثواب نہیں ملتا۔ایسا ثواب ہے جو فرضی ثواب ہے تکلیف چھوڑ جاتا ہے ثواب نہیں ہوتا۔تو اس کا کیا فائدہ۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3رفروری 1995ء)

سحری وافطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''دیکھو رمضان میں کیسے اعلیٰ اعلیٰ مواقع آپ کو نصیب ہوتے ہیں اور کس طرح روزمرہ آپ کی اولاد کی تربیت آپ کے لئے آسان ہوجاتی ہے۔ ایک ماحول بنا ہوا ہے، اٹھ رہے ہیں روزوں کے وقت، افطاری کے وقت اکٹھے ہورہے ہیں اس وقت عام طور پر لوگ گپیں مار کے اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔سحری کے وقت بھی میں نے دیکھا ہے یہ رجحان کہ ہلکی پھلکی باتیں کر کے تو ہنسی مذاق یا دوسری باتوں میں سحری کے وقت کو ٹال دیتے ہیں اور ضائع کر دیتے ہیں۔اسی طرح افطاری کا حال۔تو میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے سحری اور افطاری کو تربیت کے لئے استعمال کریں اور تربیت کے مضمون کی باتیں کیا کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17رجنوری 1997ء)

روزوں میں حائل بیماریوں سے بچنے کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔''

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قید بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق و کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ سے مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہوجائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کردے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جنوری 1998ء)

روزہ صحت و تندرستی کا ضامن ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں صُومُوا تَصِحُّوْا روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو۔ اور صحت تبھی اچھی ہوسکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے ہیں بڑی سخت بے وقوفی تھی۔ رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہوسکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے۔ تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہوسکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہوجاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تروتازہ کرتا ہے۔ اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 17/جنوری 1997ء)

سحری اور افطاری میں اعتدال کو پیش نظر رکھیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''اسی طرح افطاری میں تنوع اور سحری میں تکلفات بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پُر خوری کرلیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے، کوئی نمک سے، بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کرلیتے تھے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نمونے کو زندہ کریں۔'' (تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت 186)

افطار پارٹیاں کیسی ہونی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''پس افطاریوں میں بھی بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے ہمسایوں کو دیکھیں، اردگرد جگہ تلاش کریں اور روزمرہ واقف جو آپ کے دکھائی دیتے ہیں ان کو بھیجیں مگر صدقے کے رنگ میں نہیں۔ کیونکہ افطاری کا جو تعلق ہے وہ صدقے سے نہیں ہے۔

افطاری کا تعلق محبت بڑھانے سے ہے اور رمضان کے مہینے میں اگر آپ کچھ کھانا بنا کے بھیجتے ہیں تو طبعی طور پر محبت بھی بڑھتی ہے اور دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اس عزت اور احترام سے چیز دیں کسی غریب کو یا ایسے شخص کو جو نسبتاً غریب ہے کہ اس میں محبت کا پہلو غالب ہو اور صدقے کا کوئی دور کا عنصر بھی شامل نہ ہو تو یہ وہ افطاری ہے جو آپ کے لئے باعث ثواب بنے گی اور آپ کے حالات بھی سدھارے گی۔

.....مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا۔

.....رمضان کے مہینے میں مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے۔ اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں۔ مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے نہیں کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کر عورتیں، بچے جاتے ہیں۔ وہاں خوب گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍جنوری 1997ء)

بچوں کو روزہ رکھنے کی مشق کرائی جائے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

''یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اُس وقت ان کو روزہ کی مشق ضرور کروانی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے۔ اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی اجازت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔

اسی طرح بعض بچے خَلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو

بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ ایسے بچے روزوں کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔اس کے مقابلہ میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہوسکتا ہے۔لیکن اگر وہ میرے ان الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے۔''

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت:185)

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''ایک حدیث مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 75 مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔عمل کے لحاظ سے جو ان دنوں میں برکت ہے ایسے اور کسی عشرے اور کسی اور دن میں برکت نہیں ہے۔پس مبارک ہو کہ ابھی کچھ دن باقی ہیں اور یہ برکتیں کلیۃً ہمیں وداع کہہ کر چلی نہیں گئیں۔آپ ان کا استقبال کریں تو آپ کے گھر اتر کر ٹھہر بھی سکتی ہیں اور یہی حقیقی نیکی کا مفہوم ہے۔نیکی وہ جو آکر ٹھہر جائے اور پھر رخصت نہ ہو۔

ان ایام میں خصوصیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ذکر الٰہی کی تاکید فرمائی ہے وہ ایک ہے تہلیل۔تہلیل سے مراد ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، دوسرے تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر، تیسرے تحمید، اَلْحَمْدُلِلّٰہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ تو یہ تین سادہ سے ذکر ہیں جو بآسانی ہر شخص کو توفیق ہے کہ ان پر زور ڈالے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/جنوری 1998ء)

آنسوؤں اور دعاؤں کی آبشاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''جب رمضان آخر پر آتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے جیسے آبشار کے قریب پانی کے بہاؤ کی ہوتی ہے۔اس میں ایک روانی اور تیزی آجاتی ہے اور رمضان کے آخری دس دن تو انسان کو بہا لے جاتے ہیں۔آنسوؤں کی آبشاریں بھی جاری ہوتی ہیں جو دلوں سے پھوٹتی ہیں۔''

فرمایا:''جو دن باقی ہیں ان کا حق ادا کریں اور ان کو اس طرح اپنالیں کہ آپکو ان دنوں سے پیار ہونے لگے اور وہ دن آپ کو ایسا اپنالیں کہ وہ اپنی برکتیں آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں۔''(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 1996ء)

نئی پیدائش کی خوشخبری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان میں سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جنوری 1996ء)

پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت اور اہتمام کرنا چاہئے تاکہ جسمانی، روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے اور یہ ایک بابرکت مہینہ سارے سال کے شرور و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 22/نومبر 2002ء تا 28/نومبر 2002ء)

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

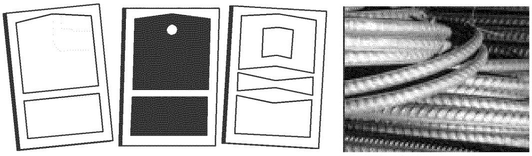

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

BRB

OFFSET PRINTERS AND PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

Cell : 9943720000

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street,
Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)

FAROOQI ARTS

Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

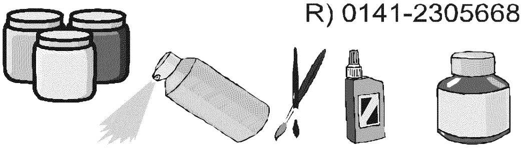

Lucky Enterprises

We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.

597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

مخالفین احمدیت کے لٹریچر پر ہمارا تبصرہ

(قسط-2)

از شعبہ سماعت نظارت دعوت الی اللہ

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

قارئین کرام! مشکوٰۃ کی گذشتہ اشاعت میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور آپ کا اپنی سچائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو کامل یقین تھا، اُس کا ایک سرسری جائزہ نظر سے گذرا ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ وہی مسیح و مہدی ہیں جن کی پیش خبری حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور ہم علی وجہ البصیرت اس بات کو دل کی گہرائیوں سے مانتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی نصرت فرمائی۔ جبکہ آپ کے مخالفین علی الرغم حکومت دولت اور فردی قوت کے ناکامی کا سامنا کرتے رہے۔ آپ اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

آپ نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ تمام مذہب اور مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والوں پر واضح کیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں اور اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ آپ کی تحریریں اور تقریریں اِس روشن حقیقت کے اظہار سے پُر ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اسلام اور بانئ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ و تابندہ ہونے کے بے شمار عقلی و نقلی اور ناقابل تردید دلائل دئے۔ آپ نے بڑے زور اور تحدی کے ساتھ لکھا کہ اب صرف قرآن حکیم ہی وہ کتاب ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ زندہ رسول ہیں جن کی پیروی اور اتباع سے ہر سالک خدا کو پاسکتا ہے اور اس کا زندہ ثبوت اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپ کی خدمت اسلام اور خدمت قرآن کو دیکھ کر لوگ آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو فرقہ اہل حدیث کے لیڈر تھے، آپ کی کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:-

''ہماری رائے میں یہ کتاب اِس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر میں ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی آئیندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔''

(اشاعۃ السنۃ۔ جلد 7 نمبر 6 صفحہ 170-169)

مولانا محمد علی مونگیریؒ نے رد نصاریٰ کی فہرست میں اس کتاب کے بارہ میں لکھا:-

''اس عمدہ اور مبسوط کتاب میں دو طریقے سے مذہب اسلام کی حقانیت ثابت کی ہے اول تو تین سو دلائل عقلیہ سے، دوئم اُن آسمانی نشانیوں سے جو سچے دین کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ضروری ہیں حق تو یہ ہے کہ اثبات حقیقت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے۔''

(فرنگیوں کا جال صفحہ: 431 تا 432 طبع دوم از مولانا امداد صابری صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:-

وَکُلُّ علم فی الْقُرانِ لکن۔ تقاصر عنہُ اِفہَامُ الرجال

آنحضرت ﷺ آئینہ خدانما

آپ فرماتے ہیں:-

"عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسموں پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہرِ اتمِ الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلم ہے جس کی شعاعیں ہزار ہا دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلموں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ وللہ در القائل

محمد عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جسکے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہ کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب ہے وہ آدمی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کے لئے اختیار کیا اللھم صلی علی سیدنا ومولنا محمدٍ و الہٖ واصحابہٖ اجمعین"

(سرمہ چشمہ آریہ حاشیہ صفحہ:249-250)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے کروڑوں ہیں بلکہ اپنی جانوں کا نذرانہ دینے والوں کی لمبی لمبی قطاریں نظر آتی ہیں۔ لیکن آپ اپنی تحریرات نظم و نثر میں اس امر کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ میرے محبوب سے جو محبت رکھنے والے ہیں اُن میں سے کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکتا آپ فرماتے ہیں:-

مَن کہ بینم رُخ آں دلبرے
جاں فشانم گردہد دل دیگرے

(سراج منیر)

یعنی میں اُس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں اگر کوئی اپنا دل اُن کو دے تو میں اپنی جان نثار کر دوں۔

منکہ رہ بردم بخوبی ہائے بے پایانِ تو
جاں گدازم بہرِ تو گر دیگرے خدمتگذار

(آئینہ کمالات اسلام)

میں (اے میرے محبوبؐ) تیری بے انتہا خوبیوں سے آگاہی پا چکا ہوں اگر دوسرا تیرا خدمت گذار ہے تو میں تیرے لئے جان فدا کرنے والا ہوں۔

ایک جگہ فرمایا:-

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آن مَنم کاوّل کند جان را نثار

اگر اُس محبوب کی گلی میں تلوار برسے تو میں پہلا شخص ہوں گا جو اپنی جان قربان کرے۔

براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:-

مصطفیٰ محمد درخشان خداست
بر عدوش لعنت ارض سما است

محمد مصطفیٰؐ خدا تعالیٰ کا روشن آفتاب ہے اور آپ کے دشمن پر زمین و آسمان کی لعنتیں ہیں۔

اتباع نبوی سے فیضیاب ہونا

آپ فرماتے ہیں:-

وَاَنَّ اِمَامِی سَیِّدُ الرسل اَحمدُ
رَضِینَاہُ مَتبوعًا وربی ینظرُ
وَوَاللّٰہِ اِنِّی قَد تَبعتُ محمدًا
وفی کُلِ آنٍ مِن سَنَاہُ اُنوّرُ

(حمامۃ البشری)

بے شک تمام رسولوں کا سردار میرا پیشوا ہے اور میں اُن کی فرمانبرداری پر راضی ہوں میرا حال میرا خدا دیکھتا ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں محمد مصطفیٰؐ کا فرمانبردار ہوں اور ہر آن اُن سے نور حاصل کرتا ہوں۔

فرمایا:

’’میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔‘‘(حقیقۃ الوحی صفحہ 65-64)

وان رسول اللہ شمس منیرۃ
و بعد رسول اللہ بدر و کوکب

(کرامات الصادقین صفحہ 61 روحانی خزائن جلد نمبر 7 صفحہ 103 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً روشنی دینے والے سورج ہیں اور آپ کے بعد تو بدر اور کوکب کا زمانہ ہے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

’’وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اسکا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔‘‘(حقیقۃ الوحی صفحہ:119)

نیز فرماتے ہیں:-

’’ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہیں ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ:170)

غرض آپ کے کلام نثر ہو یا نظم دونوں میں حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتِ شان اور درجات عالیہ کی ایسی ایسی روح پرور تشریحات اور توضیحات ہیں جو آفتاب نصف النہار کی طرح حقیقت پر مبنی ہیں اور اُن کو پڑھنے والا محبت و عقیدت کے سمندر میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ بے ساختہ اُس کے منہ سے یہی نکلتا ہے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا کے عشق کے بعد میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں اور اگر یہ کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔

یہ آپ علیہ السلام کی ہزار ہا عبارات اور اشعار میں سے صرف ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے ورنہ ان عبارات اور اشعار سے کئی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اُن سب کا ذکر خوفِ طوالت کی وجہ سے نہیں کیا جا سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم سب احمدی خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم جو کمزور، بے حقیقت گناہ گار اور غافل انسان ہیں ہمیں سب سے بڑا فخر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا ہے اور ہم اس بات کو بھی لئن شکرتم لازیدنکم کے تحت اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متابعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے اسلوب سکھائے۔ آپؑ کی متابعت نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفش برداری کی زینت سے سرفراز فرمایا اور ہم کسی بھی طور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں نہیں لا سکتے ہیں کہ جس وجود نے لاکھوں اُن لوگوں کو جو اسلام اور آنحضرت صلعم سے متنفر تھے اُن کو آپ پر درود بھیجنے والا

بنایا۔ وہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالا سمجھتا ہو یا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کا باعث ہو۔ آپ فرماتے ہیں

سرے دارم فدائے خاک احمد
دلم ہر وقت قربان محمدؐ

میرا سر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پر فدا ہے اور میرا دل آپ پر ہر وقت قربان ہے۔

عاشقانہ فریفتگی کا والہانہ اظہار یوں فرماتے ہیں:-

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد وضلال
چوں دل احمد نمے بینم دگر عرش عظیم
دررہِ عشق محمد ایں سرو جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

خواہ کوئی مجھے الحاد اور گمراہی سے ہی منسوب کرے مگر میں تو احمدؐ کے دل جیسا اور کوئی عظیم الشان عرش نہیں دیکھتا۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عشق کی راہ میں میرا سر اور جان قربان ہو یہی میری خواہش ہے۔ یہی میری دعا ہے اور یہی میرا دلی ارادہ ہے۔

پس یہ ہے حضرت مسیح موعودؑ کا مقام اور منصب ۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عاشق صادق تھے۔

آپ فرماتے ہیں:-

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ زبحرِ کمال محمد است

یعنی جو علم وعرفان میں خلق خدا کو دیتا ہوں یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر سے مجھے صرف ایک قطرہ ملا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے آنحضرت صلعم کی آپ کی نظروں میں۔ آپؐ کو سمندر بتایا اور اپنے آپکو ایک قطرہ۔ کہاں سمندر اور کہاں سمندر کا قطرہ۔

پس کس قدر ظالمانہ اور دلخراش ہیں مخالفین کے اعتراضات! اگر خوف خدا ہوتا تو اس قسم کی عبارتیں وہ نہ لکھتے نموذۃ الحیات بابت ستمبر - اکتوبر 2010ء کی مندرجہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیے:-

''مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر عشق رسول صلعم کی تمام حرارتوں اور دھڑکنوں کا رخ بدل جائے اور مرزا قادیانی والہانہ اور عاشقانہ جذبات کا مرکز بن جائے چنانچہ جو لوگ مرزا کے پیروکار ہیں وہ سب سے پہلے آقائے دو جہان صلعم کی غلامی سے بغاوت کا اعلان کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ لوگ رسول مدنی صلعم کے مقابلے میں رسول قدنی (قادیانی) کی اصطلاح ایجاد نہ کرتے اور نہ ہی محمد رسول اللہ صلعم کے مقدس نام اور القاب بدرالدجیٰ، احمد مجتبیٰ مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کر دیتے۔ گویا قادیانیت کی پہلی ضرب عقیدہ ختم نبوت کے راستے عشق رسول پر پڑتی ہے اور قبلہ محبت کی تبدیلی سب سے پہلے عمل میں آتی ہے۔'' (محسوسات صفحہ:7)

مخالفین احمدیت کی اس قسم کی تحریرات پر سوائے اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ حد درجہ کی بے باکی اور افتراء پردازی کی بدترین صورت ہے، ہم ایسے اعتقادات اور خیالات رکھنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو اس قسم کی تحریرات بنا کر معصوم عوام کے جذبات سے کھیلتے ہیں کو مشورہ دیتے ہیں کہ احکم الحاکمین خدا کی گرفت سے پناہ مانگیئے وہ لازماً ایسے لوگوں کو جو مذہب کے نام پر نفرتوں کے الاؤ جلاتے ہیں سخت سزا دینے پر قادر ہے۔

ہم احمدی جو حضرت مامور من اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت یافتہ ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفش برداری کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے بہتر اور فخر کا موجب جانتے ہیں اور جو شخص بھی ایسی دلخراش اور ظالمانہ تحریرات ہمارے بارہ میں لکھتا ہے اس کا معاملہ خدا کے حوالے کرتے ہیں وہ مولا کریم لازماً اپنا فیصلہ صادر فرمائے گا۔

بہتر ہوتا کہ مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بنیادی دعاوی پر غور کرتے اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے طلب گار بنتے لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ اُن کو مذہب کے نام پر نفرتیں پھیلانے کا شوق ہے اور مذہب پر سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ اس کے نام پر نفرت پھیلائی جائے۔

عوام الناس سے گذارش

ہماری عوام الناس سے گذارش ہے کہ آپ

''دعا کریں۔اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ اے خدا اگر مذہب کے نام پر نفرتیں پھیلانے والے سچے ہیں تو پھر قرآن کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس سے مختلف کیوں نظر آتا ہے جو یہ پیش کر رہے ہیں اور جن کو یہ لوگ جھوٹا کہہ رہے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو پھر ہماری راہنمائی فرما تا کہ ہم بھی اس راہ کو اختیار کر کے اپنی عاقبت سنواریں اگر آپ دیانتداری اور تقویٰ سے یہ دعا کریں۔تو جس خدا سے آپ مدد مانگیں گے وہ کس طرح آپ کو غلط راہ نمائی کر سکتا ہے دل میں نیکی،تقویٰ،اخلاص اور خوف خدا ہو تو پھر خدا ضرور راہ نمائی کرتا ہے۔آدمی دیانتداری سے دعا کرے کہ اے خدا! موت بھی تو نے ہی دینی ہے،اٹھانا بھی تو نے ہی ہے اور پھر حساب بھی تو نے ہی لینا ہے۔میں عاجز اور لاعلم آدمی ہوں،تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے ہدایت دے اور ہدایت دینے کے بعد طاقت اور ہمت بھی دے کہ مخالفتیں برداشت کر سکوں جو آدمی دل سے یہ دعا کرے گا ناممکن ہے کہ خدا اس کو ہدایت نہ دے،کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی...سو جھگڑے ایک طرف اور یہ ایک بات ایک طرف سب جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں۔اس سے رحم طلب کریں زندگی کا اعتبار نہیں۔دنیا کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں اس لئے جتنا جلدی امن میں آسکیں اُتنا ہی بہتر ہے۔''

(ماخوذ از الفضل 19 جون 1983ء۔تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام و منصب

ہم عرض کر چکے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا ہے۔اور آپ کا دعویٰ بروقت اور الٰہی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا۔اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کی پشت پناہی کرتا رہا اور یہ سلسلہ نصرت جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔آپ کے دعویٰ سے لے کر تا ایں دم کتنے طوفان اٹھے۔بادِ مخالف مسموم آندھیاں چلیں،صاحب دول کمر بستہ ہو گئے اور اپنے خزانوں کے منہ کھولے۔۔۔قوت کا سہارا لیا۔ لیکن خدائے غیور نے اپنے مامور کی خاطر سب طوفانوں کا رُخ بدل دیا اور اپنی دولت،حکومت اور فوج پر گھمنڈ کرنے والوں کی گرد اڑا دی فاعتبروا یا اولی الابصار۔آپؑ کے ماننے والے ایمان اور تعداد کے لحاظ سے کئی گنا بڑھ گئے اور بڑھ رہے ہیں۔اس لئے کہ آپ خود نہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تحت مبعوث ہوئے ہیں۔آپ کا وجود خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور اسلام اور قرآن حکیم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اور یہی وہ مہتم بالشان کام ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

پس مخالفین احمدیت کو اس بات کا عرفان ہونا ضروری ہے کہ وہ کس ذات پر اعتراض کرتے ہیں کہیں یہ اعتراض اُن کے ایمان کو ہی غارت نہ کر رہے ہوں کیونکہ آپ پر اعتراضات کرنے والے دراصل آپ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے بن جاتے ہیں کیونکہ آپ پیشگوئیوں کے عین مطابق آئے ہیں۔

بزرگان امت کا اسبات پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود و مہدی مسعود خلق و خُلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کامل ہوگا۔چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب الخیر الکثیر میں فرماتے ہیں:-

حق لـه ان ينعكس فيه انوار سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و يزعم العامة انه اذانزل الى الارض كان و احد امن الامة كلا بل هوشرح للاسم الجامع المحمدى و نسخة منتسخة منه فشتان بينه و بين احدمن الامة۔

(الخير الكثير صفحه :72مطبوعه بجنور)

یعنی امت محمدیہ میں آنے والے مسیح کا حق یہ ہے کہ اس میں سید المرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا انعکاس ہو۔عوام کا خیال ہے کہ مسیح جب زمین کی طرف نازل ہوگا تو وہ صرف ایک امتی ہوگا۔ایسا ہرگز نہیں

بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح ہوگا اور اسی کا دوسرا نسخہ ہوگا پس اس میں اور ایک عام امتی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

اس عبارت میں حضرت شاہ صاحبؒ نے آنے والے مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا پورا عکس اور آپ کا کامل ظل و بروز قرار دیا ہے۔

(۲) حضرت امام عبدالرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح نصوص الحکم میں لکھا ہے:-

"المهدی الذی یجیٔ فی اخر الزمان فانه یکون فی الاحکام الشرعیة تابعا لمحمد صلی الله علیه وسلم و فی المعارف والعلوم والحقیقة تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین له کلهم.... لا ن باطنه باطن محمد صلی الله علیه وسلم۔" (شرح فصوص الحکم از مولانا عبد الرزاق قاشانیؒ مطبوعه مصر صفحه: 52)

یعنی آخری زمانے میں آنے والا مہدی احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا۔ لیکن علوم و معارف اور حقیقت میں آپ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء مہدی کے تابع ہونگے کیونکہ مہدی کا باطن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہے۔ یہ قول سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس میں بھی انہوں نے امام مہدی کے باطن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن قرار دے کر انہیں آپ کا عکس اور ظل و بروزی قرار دیا ہے۔

(۳) شیخ محمد اکرم صاحب صابری لکھتے ہیں:-

"محمد بود کہ بصورت آدم در مبداء ظہور نمود یعنی بطور بروز در ابتداء عالم، روحانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در آدم متجلی شد، وہم او باشد کہ در آخر بصورت خاتم ظاہر گردد یعنی در خاتم الولایت کہ مہدی است نیز روحانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بروز وظہور خواہد کرد و تصرفہا خواہد نمود۔"

(اقتباس الانوار صفحہ:52)

یعنی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہوں نے آدم کی صورت میں دنیا کی ابتدا میں ظہور فرمایا یعنی ابتدائے عالم میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت بروز کے طور پر حضرت آدم میں ظاہر ہوئی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہونگے جو آخری زمانہ میں خاتم الولایت امام مہدی کی شکل میں ظاہر ہونگے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مہدی میں بروز اور ظہور کرے گی۔

پس یہ وہ عظیم الشان مقام و منصب ہے جو مسیح محمدی کو حاصل ہوگا اور ہے معاندین احمدیت کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ کیوں مخالفانہ رویہ اپنا کر اپنے آپکو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔

مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے لئے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشادات ہیں:-

(۱) جب وہ آئے گا اُسکی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے۔ (مستدرک حاکم کتاب الفتن والملاحم باب خروج المہدی)

(۲) میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں وہ یقیناً نازل گا۔ (ابو داؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال)

(۳) میری امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی کیونکہ اس کے ابتداء میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہوں گے۔ (اکمال الدین صفحہ 157)

(۴) میری امت کی شان اس بارش کی ہے کہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُس کا ابتدائی حصہ بابرکت ہے یا آخری حصہ یعنی دونوں حصے بہت بابرکت ہونگے۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب ثواب ہذہ الامۃ)

استقدر اعزازات آنحضرت صلعم نے آپ کو دئے ہیں اور معترضین بے ہودہ اور زہر آلود الزامات اور اعتراضات کر کے اپنی ہی عاقبت کو برباد کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات شاعروں کی اصطلاحات کا سہارا لے کر لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں۔

پس ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو وہی مسیح موعود و مہدی معہود مانتے ہیں جس کی پیش خبری اور خوشخبری آپؐ نے امت کو دی تھی۔ مخالفین و معاندین احمدیت کو ہم صدق دل سے دعوت دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پرکھیں۔ آپکی

بھلائی اسی میں ہے۔ ہمارا تو کوئی نقصان نہیں کیونکہ ہم ماننے والوں میں ہیں۔آپ انکاری ہیں ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا وہی قول یاد دلاتے ہیں جو حضرت موسیٰ کی قوم سے آپ نے کہا ’’**کہ اگر یہ سچا ہے تو مان کر تمہارا ہی فائدہ ہے اگر جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اس پر**‘‘ پس اس قرآنی اصول کو اپنایئے قرآن حکیم کے اصول کے ہوتے آپ کے مشوروں کی رتی برابر بھی وقعت نہیں آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن انکر خروج المھدی فقد انکر بما نزل علی محمد**“ (ینابع الموده الباب الثامن والسبعون از علامہ الشیخ سلمان بن شیخ ابراھیم التوفی 1294ء) حضور نے فرمایا جس نے مہدی کے ظہور کا انکار کیا اُس نے گویا اُن باتوں کا انکار کیا جو محمدؐ پر نازل ہوئیں۔‘‘ (بحوالہ راہ ھدیٰ صفحہ:108)

(جاری........)

يَـا اَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

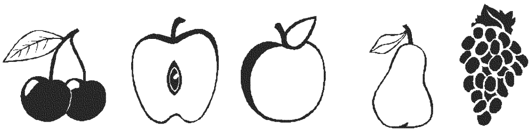

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER

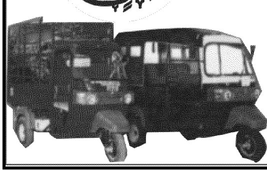

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

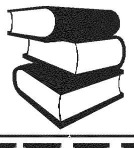

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

قراردادِ تعزیت بر وفات

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نور اللهُ مَرْقَدَهَا

منجاب صدر انجمن احمدیہ قادیان و انجمن احمدیہ تحریک جدید و انجمن احمدیہ وقف جدید قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے یہ المناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ سَو سال کی عمر میں مؤرخہ 29ر جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون o

حضرت سیّدہ ممدوحہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو یہ شرف عطا فرمایا تھا کہ آپ کے والد بھی خلیفۃ المسیح تھے اور بیٹے کو بھی خلیفۃ المسیح کا جلیل القدر منصب عطا ہوا۔ نیز آپ کے دو بھائی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی تیسرے اور چوتھے خلیفۃ المسیح تھے۔

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ آپ لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ اور نہایت عبادت گزار۔ سلیقہ شعار، خدمت خلق کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب لنڈن میں جب خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہوئے تو آپ ربوہ میں تھیں۔ دسمبر 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان پر جب حضور انور قادیان تشریف لائے تو آپ بھی ربوہ سے قادیان تشریف لائیں اور قادیان میں اپنے فرزند ارجمند کو خلیفۃ المسیح کے طور پر دیکھا اور اپنی

آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ یہ پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

ہجرت کے اس دور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ صدمہ بہت بھاری ہے کہ جماعتی مجبوریوں اور رکاوٹوں کے باعث آپ اپنی والدہ ماجدہ کے آخری دیدار نہیں کر سکے۔

حضرت سیدہ مرحومہ کے اِس وقت دو صاحبزادے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب حیات ہیں اور دو صاحبزادیاں محترمہ سیّدہ امۃ الرّؤوف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔

پیش ہو کر مشورہ ہوا کہ یہ قرارداد تعزیت پاس کی جاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران و ممبران اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کے وکلاء و ممبران اور انجمن احمدیہ وقف جدید کے ناظمین اور ممبران اِس اندوہناک صدمہ کے وقت غمگین دلوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دلی تعزیت پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کو دیارِ غیر میں والدہ ماجدہ کی وفات کے صدمہ کو برداشت کرنے کیلئے ہمت و صبر عطا فرمائے۔ اور حضرت سیّدہ ممدوحہ کو اپنی جوارِ رحمت میں اور اعلیٰ علّیین میں مقام قُرب نصیب فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اکبر محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور ہر دو ہمشیرگان محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا ربّہا اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ سلمہا ربّہا اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربّہ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور قادیان میں موجود محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی خدمت میں بھی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔

قرارداد تعزیت بروفات حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا

﴿بخدمت اقدس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز﴾

مورخہ 29 جولائی بروز جمعۃ المبارک قادیان دارالامان میں یہ نہایت المناک اطلاع موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت المصلح الموعودؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بہن اور ہمارے پیارے آقا حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومغفور بعمر تقریباً 100 سال اپنی رہائش گاہ ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپ نے اب تک بفضلہٖ تعالیٰ سب سے لمبی عمر پائی۔آپ چند سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے کمزوری کی طرف مائل تھیں۔تاہم گزشتہ چند ماہ سے آہستہ آہستہ کمزوری بڑھ رہی تھی۔آپ ناسازئ طبع کے باوجود جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں بھی ربوہ سے قادیان تشریف لائیں۔اور قادیان دارالامان میں ہی مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے فرزند ارجمند حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی اور آخری مرتبہ ملاقات کی۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مبارک اولاد میں دوسرے نمبر پر اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔آپ ستمبر 1911ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاں حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں آپ کی تعلیم وتربیت انتہائی دینی وروحانی ماحول اور خلافت کے سایہ میں ہوئی۔دینیات کلاس اٹینڈ کی اور 1929ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا جس کا اعلان الفضل 19 جولائی 1929ء میں شائع ہوا۔

مورخہ 2 جولائی 1934ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ پڑھایا اور آپ کا رخصتانہ 26 اگست 1934ء کو ہوا۔آپ کے خطبہ نکاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے اور اسکے تقاضوں کو نباہنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا:''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وادی غیر ذی زرع میں رہتی ہیں اور اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرے۔'' (خطبات محمود جلد 3 صفحہ 349)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مقدس جوڑے نے بعینہ اسی طرح اپنی ساری زندگی گزاری اور ساری عمر خدمت دین اور انسانیت میں منہمک رہے۔آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ بھی خدمات سرانجام دیں۔آپ نہایت عبادت گزار ،مہمان نواز،سلیقہ منداور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔خلافت سے آپ کو بے انتہا عشق ومحبت تھی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے خاوند حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ولادت 13 مارچ 1911ء کو قادیان دارالامان میں ہوئی اور وفات 10 دسمبر 1997ء کو ہوئی۔اپنے خاوند کی وفات کے بعد آپ کا وقت بہت صبر و حوصلے کے ساتھ گزرا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ہمارے پیارے آقا حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔دیگر اولاد کی تفصیل اس طرح سے ہے:

محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس وجود کی وفات پر ہمارے دل اشک بار ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔خاکسار مع ممبران مجلس عاملہ واراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا حضور انور کو اس صدمہ کو جو آپ کو دیار غیر میں ہجرت کے ایام میں پہنچا ہے برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

ہم ممبران مجلس عاملہ جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اکبر محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور ہر دو ہمشیرگان محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ ربوہ اور قادیان میں موجود محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی خدمت میں بھی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت

رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات

شمیم احمد غوری، مدرس جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رمضان المبارک کے بارہ میں فرماتا ہے:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فیه القران

یعنی یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔

اس چھوٹی سی آیت سے رمضان اور قرآن شریف کے آپسی تعلق کا علم ہوتا ہے۔ گویا جب انسان کی روحانی شدت اعلیٰ مقام پر پہنچ گئی تو اسکے نتیجہ میں قرآن کریم جیسی اعلیٰ کتاب کا نزول ہوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ماہ کا نام رمضان رکھا گیا۔ جس کے معنوں ہی میں گرمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ یہی وہ مہینہ تھا جس میں خدا کا ایک پیارہ بندہ دنیا سے بیزار ہوکر اور اس مادی دنیا کی روح فرسا حالت سے تنگ آکر مخلوق خدا کا غم دل میں لئے آبادیوں سے دور ایک تاریک و ویران غار میں عبادت خداوندی کی غرض سے جا بیٹھا۔ اور اسکی عبادتوں نے اور ایمان بالغیب کی شدت نے وہ رنگ اختیار کیا کہ جسکے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے اس دنیا کو ایک عظیم نعمت قرآن نصیب ہوئی۔ اس نعمت عظمیٰ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ایک بار نہیں بلکہ پھر ہر سال یہ بندہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ جبرائیل کے ساتھ اس عظیم نعمت کو دوہراتا رہا۔ ہر سال اس ماہ رمضان ہی میں اسکا دور کرتا رہا۔ یہ تمام قرائن ایسے ہیں جو قرآن کریم کو رمضان المبارک کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔

نزول قرآن سے قبل دنیا پر ایک اندھیری اور سیاہ رات جلوہ افروز تھی مخلوق خدا کے دل روحانیت سے خالی ہو چکے تھے انکے عقائد و اعمال و اخلاق و آداب میں ہر طرح کا فساد برپا ہو چکا تھا ان کے دن لہو و لعب میں اور راتیں عیش و عشرت میں سیاہ کاریوں میں صرف ہوتی تھیں۔ سارا عالم ظھــــــر الفسادُ فی البر والبحر (الروم: 42) کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

جب خدا تعالیٰ کے پیارے بندے نے خدا کے حضور دنیا کی اس حالت سے تنگ آکر التجائیں کیں اور کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں دُعاؤں اور عبادتوں میں مصروف کیں اور ایک طویل عرصہ ریاضتوں میں گزار دیا تو خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے ان دُعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے سامان کئے اور قرآن کریم کی شکل میں ایسے سامان کئے کہ بس قیامت تک کسی اور سامان کی ضرورت نہ پڑے۔ قرآنی آیت اِنَّـا اَنْـزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: 2-4) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے اور وہی ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اس ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہوگئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا۔ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت اس عظیم الشان نور کو نازل کیا جسکا نام فرقان ہے۔ جو حق و باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھایا اور اس وقت دنیا پر نازل ہوا جب زمین

ایک موت روحانی کے ساتھ مر چکی تھی اور برّ اور بحر میں ایک مبارک فساد برپا ہو چکا تھا۔ پس اس نے نزول فرما کر وہ کام کر دکھایا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے۔ اعلموا انّ اللّٰہ یُحیی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ (الحدید: 18) یعنی زمین مر گئی تھی اب خدا اسکو نئے سرے زندہ کرتا ہے۔'' (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ: 418)

قارئین اس اقتباس میں کتنا پیارا نقطہ بیان کیا گیا ہے کہ جب پوری دنیا پر ظلمت چھائی ہوئی تھی اور وہ روحانیت گویا کہ مر چکی تھی تو وہ قرآن ہی تھا جس نے دنیا میں آ کر پورے عالم کو نور سے بھر دیا وہ قرآن ہی کا نور تھا جس نے دنیا کی حالت کو یکسر تبدیل کر دیا پس جب قرآن پوری دنیا کی حالت کو یکسر تبدیل کر سکتا ہے تو ایک انسان کی کیا اوقات ہے آج اسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جس طرح قرآن کریم پوری دنیا کی اصلاح کی قوت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اسی طرح ہماری حالتوں کو بھی سدھارنے کا بہترین ذریعہ قرآن ہی ہے اور بہترین ماہ ماہ رمضان ہی ہے کیونکہ یہی وہ ماہ ہے جس میں ایمان کی شدت کو اس اعلیٰ مقام تک پہنچایا جا سکتا ہے جسکے بعد خدا کی رحمت جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہی وہ مبارک ماہ رمضان ہے جس میں ہم قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کر کے اسکی گرمی سے کچھ حصہ پا سکتے ہیں اور اپنے ایمان کے بجھتے چراغوں کو پھر روشن کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسی مبارک مہینہ میں ایک رات لیلۃ القدر کے نام سے بھی موسوم ہے جس میں خدا نے اپنا نور اور رحمت قرآن کی صورت میں نازل فرمایا۔ اس لحاظ سے رمضان اور قرآن شریف کا خاص تعلق ہے جب بھی رمضان آتا ہے تو وہ قرآن کریم کے نزول کی یاد اپنے ساتھ لاتا ہے۔ گویا رمضان کا مہینہ کلام اللہ کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اور اسی وجہ سے اس ماہ میں قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کا حکم ہے اُسکے نور سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کا حکم ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''غرض رمضان ایک اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں کتنے ہی سال ہمیں اور انکو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وہ بعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوا ہے وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مٹ جاتا ہے وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے اس کلام قرآن کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے جو خدا کا وہ رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسی پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔ (تفسیر کبیر جلد دوم، صفحہ: 393)

پس قرآن مجید ہی وہ حبل اللہ ہے جسکے ذریعہ ہم رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ سے تعلق استوار کر لیتے ہیں پس رمضان کے ایام اس غرض کے لئے خاص ایام ہیں۔ اس لئے اس ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت پر بہت زور دینا چاہئے۔ اسکو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے اس پر غور اور تدبر اور تفکر کرنا چاہئے یہ روحانی ذریعہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے بندوں کی بہبودی کے لئے مہیا فرمایا ہے اور رمضان کے مقدس مہینہ میں ہمیں عطا فرمایا ہے۔

شھرو رمضان الذی اُنزل فیه القرآن ھُدًی لِلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ۔ (البقرہ: 186)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے وہ ہدایت کے مؤثر دلائل بھی رکھتا ہے نیز وہ حق و باطل میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل ہدایت اور حق و باطل میں نمایاں فرق کر دینے والی کتاب رمضان میں یونہی نازل نہیں فرمائی قرآن کریم کے نزول کے لئے ماہ رمضان کا انتخاب بلا وجہ نہیں رمضان کی عظمت اس لئے ہے کہ یہ تنویر قلب اور روحانی مکاشفات کے لئے خاص مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"شھرو رمضان الذی اُنزل فیه القرآن یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے پس انزل فیه القرآن میں یہی اشارہ ہے............"

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔ اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اسکے ساتھ شریک کی جائینگی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں چھوڑ دینے کے لائق ہونگی فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی۔ اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو.....ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔" (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ: آیت 186)

پس رمضان کے ماہ کا قرآن کریم سے ایک خاص تعلق ہے۔ جو شخص بھی رمضان کے ماہ میں قرآن کی رسی کو استعمال کریگا وہ خدا تعالیٰ تک جلد رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں قرآن مجید کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل فرماتے تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:-

كَانَ جبرائيلُ يَعْرِضُ عَلَى النبيّ صلى الله عليه وسلم القرانَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ۔

(صحيح بخاری كتاب فضائل القرآن)

یعنی جبرایل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال حضور کی وفات ہوئی اس میں آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرتبہ تلاوت کا دور مکمل کیا۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کرینگے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے اور شہوات نفسانی سے روکا تھا پس میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات سونے سے روکا تھا۔ (یہ راتوں کو اُٹھ کر قرآن پڑھتا تھا) پس اسکے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کو یہ سفارش قبول کی جائیگی (اور اس شخص کو بخش دیا جائیگا) (بیہقی شعب الایمان)

اسی طرح ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

"تم قرآن کریم کی خوب تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے روز اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کریگا۔ (صحیح مسلم)

پس قرآن کریم کی تلاوت ہر وقت ہی ایک عظیم اور محمود فعل ہے اور صبح کے وقت کی گئی تلاوت خدا کے حضور مقام مشہود ہوتی ہے اور رمضان المبارک میں اسکی تلاوت ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے دور اور دہرائی کے لئے باقی تمام

گیارہ ماہ کو چھوڑ کر صرف رمضان کو اختیار کرنا بتاتا ہے کہ اس ماہ میں تلاوت قرآن کریم خدا تعالیٰ کو خاص محبوب ہے۔ اور اس کے حضور اس کا ایک عظیم مقام اور درجہ ہے۔

صحابہ کرامؓ اور تابعین رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت پر بے حد زور دیتے تھے حضرت الاسود رضی اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رمضان میں دو راتوں میں قرآن ختم کر لیتے تھے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ رمضان کی پہلی بیس راتوں میں تین دن میں ایک بار لیکن آخری عشرہ میں ہر روز پورے قرآن کریم کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے۔

حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ رمضان میں قرآن کریم کے ساٹھ دور کرتے تھے۔ حضرت امام مالکؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ رمضان شروع ہوتے ہی سارے مشاغل ترک کر کے صرف قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ کو ہی پڑھو.... بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ)

اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہمیں یہ سعادت نصیب ہو کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ہم دیگر مشاغل کو ترک کر کے قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی پوری ہمت اور طاقت اور اپنی پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے پڑھنے اور اسکے مطالب پر غور کرنے اور اسکے اوامر ونواہی کی حکمتوں کے سمجھنے کی سعی کریں۔ اور اس پاک اور مقدس کتاب سے زیادہ سے زیادہ برکتیں حاصل کرنے کی توفیق پائیں اور ہمیں یہ سعادت بھی نصیب ہو کہ ہم بھی قوم صالحین میں شامل ہو جائیں۔ آمین

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

رمضان المبارک عبادات کا معراج

مُرید احمد ڈار، مربی سلسلہ شعبہ سمعی و بصری

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا وہ صرف یہ نہیں کہ انسان اپنے بچپن کی عمر گذارے پھر جوانی میں قدم رکھے اور آخر کار بڑھاپے سے گذر کر بنا کسی مقصد و مدعا کے انتقال کر جائے۔ نہیں بلکہ ایک خاص مقصد سے اس کو پیدا کیا ہے۔ وہ مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

کنت کنزاً مخفیًا فاردت ان اعرف فخلقت آدم

کہ میں ایک مخفی خزانہ تھا پس میں نے ارادہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں اس غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے آدم کو پیدا کیا۔ گو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد معرفت الٰہی ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان اس پیارے خزانہ کو کس طرح حاصل کرے۔ کن ذرائع سے وہ اُس پیارے خدا کی شناخت کرے؟ کیسے اسکو معرفت الٰہی حاصل ہو سو اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو یہ کہہ کر حل فرمایا کہ:-

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

کہ میں نے جن و انس کو اس غرض سے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ تو اس آیت سے اللہ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ عبادت الٰہی وہ شاہراہ ہے جس پر تم چل کر میرا قرب حاصل کر سکتے ہو۔ مگر اس قدر رہنمائی کے باوجود انسان دنیا کی رنگینیوں کی ملونی سے اپنے اصل مقصد سے ہمیشہ دور ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ مادیت کی چادر اوڑھ لیتا ہے مگر وہ جو اس خالق و مالک پر پختہ ایمان رکھتے ہیں انہیں ہمیشہ وہ ظلمات سے نور کی طرف لاتا ہے اور انکے لئے وہ ایسے سامان پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہمیشہ نور اللہ سے منور ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک ان سامانوں میں سے ایک بہترین سامان ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عبادت اور گناہوں سے پاک ہونے کے لئے جاری فرمایا۔ چنانچہ فرضیت روزہ کی آیت کریمہ میں لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ سے یہ پورا مضمون واضح ہو جاتا ہے اور یہی وہ موقعہ ہے جس میں بندہ صحیح معنوں میں اپنے عبادات کے معراج کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور عبادت کا معراج، حصول لقاء الٰہی یا رضاء الٰہی ہے جب بندے کو یہ لذت روحانی نصیب ہو جاتی ہے تو پھر اس لذت کو کھونا نہیں چاہئے گا۔ جیسا کہ ظاہری موسموں میں ایک موسم بہار کا ہوتا ہے جس میں ہر طرف سبزہ زاری اور شادابی نظر آتی ہے اور قسم قسم کی نعمتیں اس موسم میں ہوتی ہیں۔ اسی طرح روحانیت میں رمضان المبارک تمام قسم کے افضال و برکات کا سرچشمہ ہے۔ یہی وہ مبارک ماہ ہے جس کے مبارک ایام میں خدا تعالیٰ نے ایک مبارک کتاب اتاری۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

شَهْرُ رمضان الذِی انزل فیه القرآن هدی لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الهُدَی۔ (سورۃ البقرہ)

یعنی رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن کریم اتارا گیا۔ یہی وہ مبارک ماہ ہے جس میں ایک ایسی مبارک گھڑی ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ۔

یعنی لیلۃ القدر وہ (مبارک) گھڑی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے تمام (روحانی و جسمانی) امور لے ساتھ اُترتے ہیں۔

غرض یہ مہینہ سراسر عبادت کا مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہوتا ہے قرآن شریف میں جہاں روزوں کی فرضیت کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا وہیں اگلی آیتوں میں اس امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ

جس چیز کی فرضیت کا میں اعلان کر رہا ہوں اس کے نتیجہ میں تم کو میرا لقاء حاصل ہوگا۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ . فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ٥(البقرہ)

یعنی (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھے تو انہیں کہہ دے کہ میں ان کے قریب ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس رمضان المبارک ہماری زندگیوں میں وہ گھڑی لاتا ہے جب خدا تعالیٰ ہمارے قریب آجاتا ہے اور ہماری التجاء کو سنتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے مگر ساتھ ہی فرماتا ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ مگر شرط یہ ہے کہ میرے بندے میرے احکام کو بجالائیں اور قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو پہلا حکم فرمایا ہے وہ عبادت الٰہی ہی کا حکم ہے جیسا کہ فرماتا ہے:-

یا ایھاالناس اعبُدُوا ربکم الذِی خَلَقَکُمْ والَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ (سورۃ البقرہ) یعنی اے لوگو عبادت کرو اپنے اس رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے گذرے تاکہ تم بچو۔

پس جو اللہ کے سچے بندے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہیں وہ اس ماہِ مبارک میں اپنی تمام تر خواہشات سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انہیں صبح وشام ایک ہی لگن رہتی ہے یعنی ذکر الٰہی۔ جن چیزوں کو کھائے بغیر عام دنوں میں وہ ایک لمحہ بھی نہیں رہ پاتے جس پیاس کی شدت کو وہ معمول میں برداشت نہیں کر پاتے اُس پیاس کو رمضان المبارک میں پورا دن برداشت کرتے ہیں۔ غرض تمام وہ لوازمات جو روزمرہ کی زندگی میں انسان کو درکار ہوتے ہیں اس ماہ میں وہ تسلسل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر اللہ کے نیک بندوں نے اپنے اندر وہ روحانی قوت پیدا کی ہوتی ہے جس سے ان تمام چیزوں کی کمی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اس قربانی کا بدلہ بہت بڑا بدلہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا۔ یعنی جو لوگ صحیح معنوں میں روزوں کو رکھنے والے ہونگے وہ بدلہ میں مجھے پائیں گے میری رضا کو پائیں گے۔

اس ماہِ مبارک کی آمد کی خبر دیتے ہوئے ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا:-

''سنو سنو تمہارے پاس رمضان کا مہینہ چلا آتا ہے۔ یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دئے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی مبارک ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو اس کی برکات سے محروم رہا تو سمجھو کہ وہ نامراد رہا'' (نسائی کتاب الصوم)

اس حدیث مبارکہ میں جہاں رمضان کی دوسری فضیلتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہیں رمضان کی اس خصوصیت کا ذکر ہے کہ شیطان کو اس ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ یعنی انسان کے اندر اس ماہ کی تاثیر ایک ایسی روحانی قوت پیدا کرتی ہے کہ شیطانی خیالات اور فاسد خیالات کو کوئی جگہ نہیں۔ اسی حرارت ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''غرض رمضان ایک اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں کتنے ہی سال ہمیں اور انکو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اس لئے یوں معلوم

ہوتا ہے ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وہ بعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوا ہے وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مٹ جاتا ہے وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے اس کلام قرآن کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے جو خدا کا وہ رسہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسی پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں۔ (تفسیر کبیر جلد دوم، صفحہ:393)

ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق خدا میں سب سے زیادہ اس مبارک ماہ کی اہمیت کو جانتے تھے اس لئے اس ماہ کے آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ایک نیا جوش و خروش پایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا معمول اس ماہ میں غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق حیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ:-

''رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور پوری کوشش اور محنت فرماتے تھے۔'' (صحیح مسلم)

عام دنوں میں جس انسان کی عبادت کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دنیاوی لذات پر عبادت کو ترجیح دیتا ہے اسکی ایک مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہی ہے ایک رات آپ رضی اللہ عنہا یہ سمجھتی ہیں کہ حضور نے آج میرے حجرے میں آنا تھا شاید کسی اور بیوی کے حجرے میں چلے گئے ہوں آپ رضی اللہ عنہا اس تلاش میں باہر آتیں ہیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ پیارے آقا فداہُ نفسی خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں اور آپ کی رونے کی آواز ہنڈیا کے ابال کی طرح آرہی ہے۔ جس انسان کی عام دنوں کی عبادت کا یہ انہماک تھا کہ پاؤں متورم ہو جاتے سبحان اللہ اس انسان کا رمضان المبارک کے آتے کمر کسنا کیا ہوگا۔ آئیے روایات کے حسین تذکرے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ایام میں دیکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ ایام میں بھی گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا فرماتے۔ ''وَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ'' اور تم ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان رکعتوں کی لمبائی اور خوبصورتی بیان سے باہر ہے) پھر اس کے بعد ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعات اور ادا فرماتے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے۔ (بخاری کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے (یعنی رات عبادت کرتے ہوئے گزارتے)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش اور محنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدو جہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں تو غربا کی مدد فرماتے ہی رہتے تھے مگر اس ماہِ مبارک میں غرباء کی امداد کے بارے میں ایک روایت میں ہے کہ کَانَ اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ المرسلة۔ کے الفاظ آتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز آندھی سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ کو عبادت کا دروازہ فرمایا حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ بَابًا وَبَابُ الْعِبَادَةِ الصِّیَامُ

کہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ رمضان ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو عبادت کے لحاظ سے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان

میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رات کو اُٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔(سنن نسائی کتاب الصیام)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حدیث باب العبادۃ الصِّیامُ کی تشریح کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جنوری 1994ء میں فرمایا کہ:-

''حدیث میں جو یہ فرمایا گیا کہ عبادت کا دروازہ رمضان ہے تو اس سے کیا مراد ہے کیا رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہوتی۔ پانچ وقتہ نماز جو فرض ہے اس کے علاوہ بھی تو بہت سی عبادت ہے۔تہجد کی نمازیں بھی ہیں سارا سال ہوتی رہتی ہیں تو صیام کو عبادت کا دروازہ کیوں فرمایا گیا۔ایک تو یہ معنیٰ ہے کہ عبادت کا وسیع تر مفہوم جس میں بندگی بھی شامل ہے جیسا رمضان سکھاتا ہے ویسا کوئی اور مہینہ نہیں سکھاتا۔ دوسرے یہ کہ رمضان کے وقت عبادت کے لئے ایسا جوش پیدا ہوتا ہے اور ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ حقیقت میں اگر عبادت کی لذت پانی ہو تو رمضان کے رستے سے داخل ہو۔ پھر تمہیں یہ بات سمجھ آئے گی کہ عبادت کیا ہوتی ہے۔ پس یہ مفہوم ہے''عبادت کا دروازہ'' ورنہ یہ مراد نہیں کہ رمضان کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔''

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لامتناہی افضال و برکات کو اس ماہ میں پایا اپنی امت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ نصائح فرمائیں کہ تم ہمیشہ اس ماہ میں کوشش کرتے رہنا۔ چنانچہ ایک روایت میں فرمایا:-

''رمضان کا خاص خیال رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جو بڑی برکت والی اور بلند شان والا ہے۔اس نے تمہارے لئے گیارہ ماہ چھوڑ دیئے ہیں جن میں تم کھاتے ہو اور پیتے ہو اور ہر قسم کی لذات حاصل کرتے ہو مگر اس نے اپنے لئے ایک مہینہ کو خاص کر لیا ہے۔''(مجمع الزوائد)

اسی طرح ایک مسند احمد بن حنبل کی روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران اُن تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کے لئے عین وہی نمونہ پیش فرمایا جو پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔''(الحکم 24/جنوری 1901ء)

پس اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم رمضان کے تقاضوں کو پہچانیں جو فی الحقیقت عبادات کی صورت میں ادا ہو سکتے ہیں اور اسی چیز کے لئے اس ماہ کو خاص کیا گیا ہے۔اور ہم اس ماہ مبارک کو اس طرح گذارنے والے ہوں کہ ہماری زندگیوں میں یہ آخری ماہ ہے جو نصیب ہو رہا ہے پھر خدا جانے کہ ہمارے نصیب میں ہو یا نہ ہو۔اس لئے جس قدر برکات سمیٹ سکتے ہیں سمیٹ لیں۔اللہ کرے ہم رمضان المبارک کے عبادات کے معیار کو پھر سارا سال جاری رکھنے والے ہوں کیونکہ ہمارے آقا محمد صلعم اس عمل کو پسند فرماتے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔اور اس شخص کا عمل جو مداومت کو ترک کرتا بہت ناپسند فرماتے تھے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے: یا عبد اللّٰہ لا تَکُنْ مِثْلَ فُلانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔ یعنی اے عبد اللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا۔ اللہ کرے ہم اس ماہ کی برکات کو سارا سال جاری رکھنے والے ہوں۔ آمین اللّھم آمین

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں عموماً اور رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصاً بے انتہاز کوٰۃ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان مرد عورت کے لئے اُسکی ادائیگی شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ قبل ازیں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اُسکی ادائیگی کے متعلق بذریعہ سرکلر اور اخبار بدر جملہ افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

’’اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ دونوں پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی دونوں کو جمع کیا ہے پس تم اُن کو الگ مت کرو‘‘ (کنزالعمال)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

اگر کوئی شخص زیور کو استعمال کرنے سے اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ ہے زیور کی زکوٰۃ بھی فرض ہے چنانچہ کل ہی ہمارے گھر میں زیور کی زکوٰۃ ڈیڑھ سو روپے دیا ہے پس اگر زیور استعمال کرتا ہے تو اُسکی زکوٰۃ دے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ نمبر 523)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خطبہ جمعہ میں افراد جماعت اور خواتین کو اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اُسکی قیمت کے برابر طلائی زیورات ہوں یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مساوی رقم بنک میں یا کاروبار میں ہو اس سرمایا پر ایک سال گزرنے پر اُسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے بعض صاحب نصاب مرد وخواتین ہر سال زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ لیکن بعض افراد وخواتین عدم واقفیت اور لاعلمی سے زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے ہیں اُنہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

لہٰذا جملہ افراد جماعت صاحب نصاب مرد وخواتین اگر اپنے اپنے گھر کا جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت وخواتین کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

صدقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

’’خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپکی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُسمیں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔‘‘

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہی بھلے کے لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

تحریک یتامیٰ فنڈ

’’یتیموں کی کفالت اور خبر گیری کرنے والا جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 26رفروری 2010ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

''یہ یتیموں کے بارہ میں بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں اس طرح فرمایا ہے کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانہ کس طرح...؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو اُنہیں لاوارث سمجھ کر اُن کی تعلیم و تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اُنہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو اُن کے بھی جائزے لے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر جس تعلیمی میدان میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اُس کے حصول کے لئے اُن کو بھرپور امداد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے اُس کے لئے تعلیمی ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں اور بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے۔ اور اس کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اسکی تعلیم و تربیت پر نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اُجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہے اصل مقصد اور جتنی بھی اسکی صلاحیتیں اور استعداد یں اُسکے مُطابق اُس کے لئے موقعہ مہیا کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں یتامیٰ کی خبر گیری کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور دیگر ممالک میں احمدی یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے یتیم بچوں کے بھی جماعت خرچ برداشت کرتی ہے۔ حضور انور نے اس تحریک کا اعادہ فرماتے ہوئے جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں کیا تھا۔ فرمایا کہ بیرونی ملک والے پاکستانی احمدیوں کے علاوہ باقی احمدی بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حسب توفیق اس بابرکت تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ دفتر محاسب میں اس غرض کے لئے یتامیٰ فنڈ کے نام سے امانت کھولی جا چکی ہے۔ جملہ مخیّر احباب خصوصاً، باقی احباب جماعت عموماً بچوں اور بچیوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر خصوصی طور پر تحریک یتامیٰ فنڈ میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری ہدایت

ملفوظات کے حوالہ جات کے سلسلہ میں مکرم ایڈیشنل وکیل التصنیف صاحب لندن حضور انور کی ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک خط بنام مکرم و محترم امیر صاحب 6038 / June,09,2011 میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''چند سال قبل ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ جو دس جلدوں پر مشتمل تھا کو پانچ جلدوں کے سیٹ کی صورت میں پاکستان سے اور پھر ہندوستان سے طبع کیا گیا تھا۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض ادارہ جات اور احباب کی طرف سے اس پانچ جلدوں والے سیٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے ''جدید ایڈیشن'' وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس سیٹ کی جلدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ایڈیشن 2003ء یا مطبوعہ 2003ء (یا جو بھی سنِ طاعت ہو) لکھا جایا کرے۔ یہی ہدایت ان تمام کتب کے ایڈیشنوں کے بارہ میں ہے جو ملفوظات کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے سیٹ کی صورت میں یا علیحدہ کتاب کے Reprint کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں یا آئندہ طبع ہوں گی۔'' (ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

Prop. Zahir Ahmed M.B
Cell : 94484 22334

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

Anas Ahmad Soleja (Prop.)

Smart Foot Wear

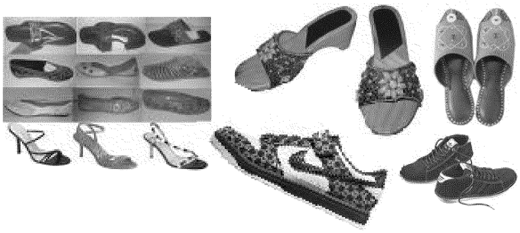

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear

Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

mta

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

mta

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

جلسہ ھائے یومِ خلافت

بلاری، کرناٹک:- مورخہ 27رمئی کو محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں عزیز مزمل احمد، مکرم ایم مقبول صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ کل 14 افراد حاضر تھے۔ (حاجی فیروز پاشا صاحب، سیکریٹری اصلاح وارشاد)

شولہ پور، کرناٹک:- مورخہ 27رمئی کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم محمد اسماعیل صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی فضل رحیم خان سرکل انچارج اور خاکسار نے خلافت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے دُعا کرائی۔ اس جلسہ میں کل 63 افراد نے شرکت کی۔ (انصار علی خان، معلم سلسلہ)

حیدر آباد، آندھرا پردیش:- مورخہ 28رمئی کو مکرم سید مبشر احمد امیر جماعت حیدر آباد کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مکرم نوید الفتح صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اور خلیفہ اول کی سیرت و سوانح اور کارہائے نمایاں پر مفصل روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب کے بعد ایک ڈاکیومنٹری بھی پیش ہوئی۔ (غلام نعیم الدین سیکریٹری اصلاح وارشاد)

ممبئی، مہاراشٹر:- مورخہ 29رمئی کو مکرم مسرت احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم محمد بشیر الدین صاحب سیکریٹری تحریک جدید، خاکسار اور مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (روشن احمد تنویر، مبلغ سلسلہ)

اُدے پور کٹیا، یو.پی:- مورخہ 27رمئی کو مکرم راجن خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم خالد خان صاحب، مکرم شریف خان صاحب اور خاکسار نے خلافت کے تعلق سے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی، بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں 80% افرادِ جماعت نے شرکت کی۔ (طاہر احمد پونچھی معلم سلسلہ)

کرڈاپلی، اُڑیسہ:- مورخہ 27رمئی کو مکرم امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ میں مکرم عبد اللہ اسلم صاحب، مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک خاکسار اور مکرم مشیر الدین صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کے صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اس دن کی اہمیت کے پیش نظر گورنمنٹ ہسپتال میں دو وقار عمل بھی کئے گئے جس میں 150 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ نیز اس موقع پر ہسپتال کے مریضوں میں پھل وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے۔

خلافت کے موضوع پر تحریری امتحان و کوئز کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ نیز انصار کے مابین دلچسپ اسپورٹس کے پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ نیز 10,000 سے زائد مسافروں کو تین دن تک نیشنل ہائی وے پر ٹھنڈا پانی اور دہی کا شربت وغیرہ پلایا گیا۔ ان پروگراموں کی رپورٹ علاقہ کے مشہور اخبارات نے بھی شائع کی۔ (میر عبد الحفیظ سرکل انچارج)

سکندر آباد:- مورخہ 29رمئی کو مکرم محمد عبد اللہ صاحب بدر امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں عزیزم ثناء اللہ، مکرم عرفان احمد سہگل، مکرم محمد طلحہ صاحب کی تقاریر کے بعد ناصرات نے خلافت کے موضوع پر دلچسپ مقالہ پیش کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

فیض آباد، سرینگر کشمیر:- مورخہ 27رمئی کو پروفیسر عبد الحمید صاحب زونل امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں خاکسار اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج سرینگر نے خلافت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ صدر جلسہ کے خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ)

کھنہ سرکل پٹیالہ، پنجاب:- مورخہ 29رمئی کو مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا نسیم احمد طاہر

اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی صدر جلسہ کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (راجہ جمیل احمد معلم سلسلہ)

گلبرگہ، کرناٹک:- مورخہ 27رمئی کو مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں خاکسار اور مکرم طارق احمد مستقیم نے تقاریر کیں۔ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رحمٰن خان مبلغ سلسلہ)

ہاری پاری گام، کشمیر:- مورخہ 27رمئی کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں خلافت کے موضوع پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد امین اظہار، صدر جماعت)

ملکی رپورٹیں

شموگہ، کرناٹک:- ماہ مئی میں وقار عمل کیا گیا جس میں مسجد اور مسجد کے صحن کی صفائی کی گئی دوسرے وقار عمل میں قبرستان کی صفائی کی گئی۔ جلسہ یوم خلافت کا انعقاد عمل میں آیا۔

30راپریل اور یکم مئی دو دن لوکل اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف تربیتی پروگرام ہوئے۔ خدام و اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کو انعامات دئے گئے۔ انصار بزرگان اور والدین حوصلہ افزائی کے لئے پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔ زونل اجتماع منعقد مورخہ 15 ,14 مئی بمقام مرکرہ میں خدام واطفال شمولیت کے لئے گئے اور اللہ کے فضل سے علمی مقابلہ جات میں 28 انعامات اور ورزشی مقابلہ جات میں 20 انعامات حاصل کئے۔ (قائد مجلس)

حلقہ مبارک قادیان:- مورخہ 30 مئی تا 9 جون حلقہ کی طرف سے ایک فٹ بال ٹورنامنٹ کرایا گیا جس میں 4 ٹیموں نے حصہ لیا۔ افتتاح کے موقع پر محترم جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد محترم صدر صاحب، اور محترم مہتمم صاحب مقامی موجود تھے۔ فائنل میچ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ بھی ازراہ شفقت تشریف لائے نیز دیگر سیاسی وحکومتی سرکردہ شخصیات بھی موجود تھیں۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ (زعیم حلقہ)

آسنور، کشمیر:- ماہ مئی میں دو دینی امتحانات کروائے گئے۔ دو تربیتی اجلاسات مورخہ 6 مئی اور مورخہ 22 مئی کو منعقد کیا گیا۔ ایک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی منعقد کیا گیا۔ مورخہ 8 مئی اور مورخہ 13 مئی کو دو وقار عمل کرائے گئے۔ دوران ماہ ایک کرکٹ ٹورنامنٹ بھی کرایا گیا۔ جس میں 8 ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس مہینہ میں 5 خدام نے مریضوں کے لئے خون کا عطیہ دیا۔ شعبہ عمومی کے تحت خدام نے مختلف مواقع پر ڈیوٹیاں دیں۔ (قائد مجلس)

چنکلہ پالم، آندھرا پردیش:- مورخہ 22رمئی کو ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد ریاض، مولوی سید کریم احمد اور شیخ نور احمد معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور جلسہ ختم ہوا۔

(شیخ یعقوب علی معلم سلسلہ)

بنگلور، کرناٹک:- ماہ مئی میں ہفتہ تبلیغ منعقد کیا گیا جس میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات سبھی نے بھرپور حصہ لیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں پمفلٹ اور جماعتی لٹریچر پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ لٹریچر تقسیم ہونے کے بعد جہاں بعض لوگوں نے فون کر کے گالی گلوچ کی وہاں سنجیدہ طبقہ نے معلومات بھی حاصل کیں۔ جمعیت العلماء کی طرف سے اخبارات میں جماعت کے خلاف مضامین بھی شائع ہوئے۔ امیر صاحب کی ہدایت پر ایک SMS جماعتی تعارف پر مشتمل تیار کیا گیا اور پچاس ہزار غیر از جماعت احباب تک پہنچایا گیا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

رانچی، جھارکھنڈ:- ماہ مئی میں 10 یوم پر مشتمل تربیتی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کیمپ میں مختلف جماعتوں سے احباب نے شرکت کی۔ دیگر تربیتی پروگراموں کے علاوہ انصار، خدام، اور اطفال کی مختلف تربیتی کلاسز لگائی

گئیں جن میں انہیں قرآن مجید اور نماز کے تعلق سے معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اختتامی پروگرام میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔(غلام احمد مبلغ سلسلہ)

یادگیر، کرناٹک:- مورخہ 22 مئی تا 27 رہفتہ خدمت خلق منعقد کیا گیا۔ جس میں مریضوں کی 1600 روپے امداد کی گئی۔ دو خدام نے غیر از جماعت خواتین کو خون کا عطیہ دیا۔ 200 مریضوں کو ہسپتال میں دودھ اور بریڈ دیا گیا۔

مورخہ 4 اور 5 جون کو زونل اجتماع شمالی کرناٹک منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے مکرم سی شمیم صاحب نائب صدر اور مکرم غلام عاصم الدین صاحب معتمد مجلس نے شرکت کی۔ اجتماع کے جملہ پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے ہوئے۔ خدام واطفال نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اس اجتماع میں 30 مجالس سے کل 550 خدام واطفال نے شرکت کی۔(مصور احمد ڈنڈوتی زونل قائد)

زون نمبر 1، کشمیر:- زون ہذا کو مورخہ 15 رمئی کو جماعت احمدیہ آسنور میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق ایک روزہ سیمینار کرنے کی توفیق عطاء ہوئی۔ اس سیمینار میں وادی کے تمام Scholars نے شرکت کی۔ اس سیمینار میں پروفیسر عبدالحمید صاحب زونل امیر زون سرینگر مہمان خصوصی تھے۔ سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ نظم پیش ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم نے تعارفی تقریر کی۔ اس سیمینار کے لئے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی اہلیہ، فرزند اور دیگر شاگردوں اور اہم شخصیات کے پیغام بھی حاصل کر لئے گئے تھے جو سیمینار کے دوران پیش کئے گئے۔ پروفیسر عبدالحمید صاحب، ڈاکٹر وسیم باری صاحب، پروفیسر فاروق احمد لون صاحب اور پروفیسر محمود احمد ٹاک نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا اور دُعا کے ساتھ سیمینار اختتام کو پہنچا۔ Lunch کے بعد مکرم رمیز احمد میر طالب علم کشمیر یونیورسٹی نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی پر ایک Powerpoint Presentation بھی پیش کی۔ اللہ کے فضل سے تمام پروگرام پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئے اور یہ سیمینار ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔(طارق حسین میر زونل قائد)

زون نمبر 2، کشمیر:- ماہ اپریل میں یاری پورہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت یاری پورہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مولانا صفیر احمد صاحب بھٹی مشنری انچارج سرینگر، مکرم مولانا ناصر احمد ندیم، مکرم مولانا ظہور احمد خان اور مکرم مولانا فاروق احمد ناصر نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(محمد افضل بٹ، زونل قائد)

سرکل نظام آباد، آندھرا پردیش:- سرکل ہذا کی درج ذیل جماعتوں میں ماہ مئی میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ سرم پلی، جماعت احمدیہ کاماریڈی، جماعت احمدیہ یوسان پٹ، جماعت احمدیہ نظام آباد۔ اللہ کے فضل سے تمام جلسے کامیاب رہے۔ مقررین نے خلافت کے تعلق سے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔(ایچ. ناصرالدین مبلغ سلسلہ)

NAVNEET JEWELLERS

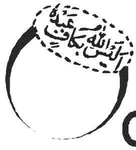

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت سال 2011ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مردو خواتین، طلباء و طالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ہر سال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا جاتا ہے۔

عنوان

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھرشٹاچار (Corruption) کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔

How to eliminate Corruption in the light of teaching of Islam.

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:-

☆- یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنے تعلیمی فیلڈ میں اس مضمون کے بارہ میں مطالعہ کیا ہو وہی مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ اس بارہ میں مختلف کتب وانٹرنیٹ سے کافی معلومات حاصل کئے جاسکتے ہیں اور ہر ایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔

☆- مقالہ لکھنے سے قبل بھرشٹاچار کے بارہ میں گہرائی سے مطالعہ کریں۔

☆- قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بھرشٹاچار کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے علم حاصل کریں اور حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین نے عرب کے ممالک میں اسلامی حکومت کے تحت جو عدیم المثال Corruption Free نظام قائم فرمایا ہے اس کو بھی گہرائی سے Study کریں۔

☆- نیز اپنے مضمون میں یہ بھی بیان کرنے کی کوشش کریں کہ عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھرشٹاچار کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دنیا میں کس قسم کی تبدیلی پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں انفرادی سطح پر/ فیملی سطح پر/ بزنس اور کمپنی سطح پر/ صوبائی سطح پر/ ملکی سطح پر/ عالمی سطح پر کیا فوائد ہوں گے۔

☆- اس سلسلہ میں کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام نیز 'الاسلام' ویب سائٹ سے بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا امور کو خاکہ بنا کر اور اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کو مزئین کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شرائط مقالہ:

☆- مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔ (یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے)

☆- مقالہ اردو، انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆- مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 3 / 2 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔

☆- مقالہ میں سرخ سیاہی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆- اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

☆- مقالہ کے حوالہ جات مستند و مکمل ہوں۔ مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام کتاب، صفحہ نمبر، سن اشاعت، مقام اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔

☆-اخبار و رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام اخبار، نمبر شمارہ، تاریخ/ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر و مضمون نگار کے نام وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆-مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

☆-مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆-مقالہ میں اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کو علیٰ الترتیب -/5000,-/4000,-/3000 روپئے نقدی انعام سے نوازا جائے گا۔

☆-مقالہ 31/اکتوبر 2011ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہیے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
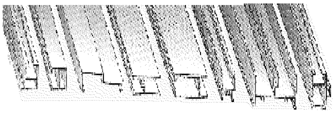
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Mansoor
9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed
9886145274
CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available
Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni
Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P
No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
: 22238666, 22918730

تحریک جدید اور رمضان المبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی مشقت کی عادت استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:-

’’....اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے جدو جہد کرو.... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو. رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4/نومبر 1938ء)

اسی تسلسل میں حضور رضی اللہ عنہ نے 11/نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کے لئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کے لئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کے لئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کے لئے دُعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کے لئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘ (الفضل 15/نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ 29/نومبر 1938ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں۔ اور 15 رمضان المبارک یعنی مورخہ 16/اگست تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ امراء و صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گذارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 16/اگست سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 23/اگست تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29/رمضان کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

How to choose best courses for better career ?

Students get confused what to do after 10th class? What subjects/course stream they should select after 10th for better career options? We all know that the ultimate goal is to get a good and satisfactory job with high salary package.

What to do after 10th class?

9th or 10th class is the first step where a student should start thinking about his career and future goals.. So if you think to be a Doctor in future then you must choose science stream after 10th and should also give a special consideration to it. Be careful and choose the only stream that could help you in achieving your goals. You should in fact take advice from your parents, elders and teachers and also should meet with the people who are already working in the same area.

If you want to prepare for civil services then what course stream should you choose? There are few things to consider, fist is your interest, second thing is your weakness and the last is the easiness. Normally it has been seen that those who prepare for IAS, IPS and other civil services chose history, public administration and political science subjects. So after 10th or 9th class you should choose arts if you want to prepare for Civil services. Future plans are very important and you should keep them in mind before selecting your stream. You can also prepare Civil services with other steams like commerce and science by choosing your favorite two subjects but these are the favorite and recommended ones.

If you want to make your career in medical or engineering line, you should choose science stream after 10th or 9th class. Guidance is very important so don't forget to take good advice and consult with your elders, teachers, parents about your interest and future plans. You should also know while exploring a career option, the nature of work that people do there, what are the responsibilities and duties they are assigned to and what is the future growth.

Most of the students don't care about their future and take any subject stream without prior goal, future plans and career options. This is the right stage where one must make the future plans and decide goals. As per the student's mentality, Arts stream is considered as the low grade, commerce as medium and science as the high grade subject, so most of the students go with commerce stream without any future plans. This is how generally students choose their subject stream after 10th.

So before selecting course/ stream/ subjects one must take the following into consideration.

What are the career options available after the stream you choose?

What you want to be in future? Would the subject or stream you choose after 10th, be able to meet your goals etc.

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

however, separate occasions. A simple meal may be taken at the time of breaking the fast, thus preceding the Maghrib Salat. An elaborate meal designed as a compensation for the period of assentation is not only contrary to the spirit of the fast but tends to also upset the digestion. In this, the spirit of the fast is not respected and observed as strictly in certain part of Muslim would as could be wished.

Termination

The Isha service and Taravih complete the rhythm and tempo of daily life during Ramadhan. When the month beings to approach its end, the general mood is one of pensiveness which promotes eagerness to take full advantage of the remaining days to make up for any shortcomings and fallings off during the earlier periods. Numberless people experience closer communion with their Maker and Creator during this blessed month, the intensity and frequency of which continue to increase as the month progresses.

The fast terminates with the appearance of the new moon. The new moon may be visible after sunset of the twenty-ninth day of the fast, but if not the fast must be continued the next day, thus making a total of thirty days during the month. It may be that on the thirtieth evening, visibility may be very poor due to atmospheric conditions, and the moon may not be visible. That would make no difference and Ramadhan would terminate at sunset on that day, as it is recognised that a lunar month cannot extend beyond thirty days. The same rule governs the commencement of the month.

The day following the last day of Ramadhan, determined as above, is observed as the Festival of the termination of the fast. It is one of those occasions when even a voluntary fast may not be observed. In conformity with the spirit of Islam, the only celebration prescribed for the Festival is an additional service during the forenoon comprising two raka'as and an address by the Imam. The service may be held in one of the bigger mosques of a large city, but in view of the large numbers involved, is generally held in the open. It is customary, following the example of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, to take a light breakfast after sunrise before setting out for the service, and also to vary the route home on returning from the service.

The festive character of the occasion is proclaimed through exchange of visits, feeding the poor, visiting the sick and glorification of Allah and celebrating His praise in thankfulness to Him for the guidance provided by Him, particularly with regard to all that pertains to the observance of the fast, and for having enabled those upon whom the fast was obligatory to observe it duly.

Allah is Great, Allah is Great;
None is worthy of worship save Allah;
Allah is Great, Allah Is Great;
To Allah belongs all praise!

REFERENCES

1. Al Quran 2.184/5
2. Al Quran 2.186
3. Al Quran 2.188
4. Al Quran 2.186
5. Al Quran 2.197
6. Al Quran 5.90
7. Al Quran 4.93
8. Al Quran 58.5
9. Al Quran 19.11
10. Al Quran 19.27
11. Al Quran 57.28
12. Al Quran 2.174/5
13. Al Quran 2.174
14. Al Quran 2.220
15. Al Quran 5.91/2
16. Al Quran 2.168
17. Al Quran 7.32
18. Al Quran 5.94

(The Review of Religions, March 1994)

Prayer

The month of Ramadhan is one of the months of the lunar calendar. It begins with the appearance of the new moon and ends with the next appearance of the new moon. As soon as the new moon of Ramadhan is sighted, a joyous surge of anticipation inspires the hearts of young and old. The season of closer communion with his Most Glorious, Ever Merciful, Most Compassionate, Most Forgiving Lord of the worlds, Originator, Creator, Fashioner and Maker, Master of the Day of Judgment, has opened and we have been accorded once more, by His Grace, the good fortune of witnessing it and the privilege of striving to enrich ourselves through the continuous opportunities it provides of seeking the pleasure of Allah. All praise to Allah for His unending bounties! Greetings and felicitations are exchanged all round. All is bustle and solemn preparation. Mosques begin to fill with eager worshippers for the Maghrib service to be followed after brief interval by Isha and then Taravih during the eight raka'as of which the congregation is privileged to listen to the recitation of the Holy Book from the very beginning to the end in proper sequence, evening after evening till, by the end of the month, the whole has been recited. The greater part of the night is passed in supplication and in precise, glorification and remembrance of Allah. Those who prefer to offer the eight raka'as of voluntary Prayer during the latter part of the night rather than in the evening as Taravih occupy themselves with it as the time approaches for a light breakfast in the solemn dawn hour. The Muezzin's Call to Prayer with its first Allaho Akbar, Allah is Great is the signal for the commencement of the fast and preparation for the Fajr Salat.

Thereafter the normal daily routine is followed with a heightened consciousness of the duty owned to Allah and to His creatures, one's fellow beings. Praise, glorification and remembrance of Allah form, as it were, the infrastructure of all activity and greater attention is directed towards caring for the poor, the needy, the widow, the orphan, the sick, the distressed, the neighbour, the wayfarer, etc. Courses on the Holy Quran are given in mosques and seminaries. Towards the close of the day the heart experiences a glow of gratitude to the Divine that His Grace has enabled one to approach the end of the fast having spent the night and the day in striving to conduct oneself in conformity to His will.

The Muezzin's Call to Prayer for the Maghrib Salat is the signal announcing the end of the fast, which is terminated with a mouthful of water, a cup of tea, a dried date or two, or even a pinch of salt should nothing else be immediately available and with the supplication:

`Allah, for thy sake I observed the fast putting my trust in Thee, and I have ended it with that which Thou has provided. Thirst is quenched and the arteries refreshed and I look for my recompense with Thee, if Thou should so will. I beg of Thee Allah, of Thy mercy that encompasseth all things, that Thou may be pleased to forgive me my sins.'

The Maghrib Salat follows within a few minutes and thereafter, the evening meal is partaken of. It is considered very meritorious to invite others, but more particularly the poor, the needy, the orphan to the breaking of the fast and the evening meal. These two need not be,

`There is no harm for those who believe and work righteousness in respect of that which they eat, provided they are mindful of their duty to Allah and believe and work righteousness, are again mindful of their duty to Allah and carry it out to the uttermost. Allah loves those who carry out their duty to the uttermost.'(18)

Here, then is a gradation which is elastic and yet takes full account of the immediate as well as the ultimate purpose of food and drink. That which is harmful on the whole is forbidden altogether, except in the case of extreme necessity, when the preservation of human life must take precedence even at the risk of some, possibly only temporary, harm. The exemption or relaxation in such a situations is only in respect of the minimum quantity that would suffice for the immediate need. Under this restriction, the possibility of harm would be slight, and once the immediate need has been met, the prohibition would continue to operate.

Of that which is permissible only that which is clean and wholesome may be consumed as food and drink but only in moderation. That again is a relative matter to be determined with reference to the requirements of each individual and class.

Finally, not only the immediate purpose of food, drink, but also the ultimate purpose, namely the promotion of the moral and spiritual values must be kept in view.

Discipline and Righteousness

It will thus be appreciated that a Muslim's freedom in respect of food and drink, as indeed in respect of all matters is controlled by beneficent regulation, and is disciplined. During Ramadhan, the regulation and discipline become stricter in order to intensify the effort for the achievement of the ultimate purpose. That which is forbidden as being harmful, whether in the matter of food and drink or in respect of any other activity, is to be abstained from at all times. In the month of Ramadhan, there is to be abstention during the period of the fast even from that which is lawful and permissible; food and drink which sustain life, and marital intercourse which promotes the continuance of the species, the purpose being to win the pleasure of Allah. It also has a symbolic aspect. By observing the fast, the worshipper makes a pledge or covenant that if in the course of carrying out his duty of complete submission to the will of Allah, he should be called upon to put his life in jeopardy or to sacrifice the interests of his progeny, he would not hesitate to do so. Such a discipline practised through a whole month every year should ensure that the participant would, during the remaining eleven months of the year progressively achieve greater and greater adherence to moral and spiritual values.

It must never be overlooked that the whole of fasting, whether obligatory, as during the month of Ramadhan, or voluntary, as at other times, is to promote righteousness, which means the progressive cultivation of spiritual values. The same applies when the fast is observed as an expiation or a penalty. The spiritual recompense of proper observation of the fast is high indeed. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has said:

`There are appropriate spiritual rewards for all worship and righteous action; the ultimate reward of the person who observes the fast solely for winning the pleasure of Allah is Allah Himself.'

Allah has been invoked, meaning thereby, sacrifices made to idols or other gods and offerings made to saints or to any being other than Allah.(12) The first three categories are prohibited because they are harmful for the body, and that which is harmful for the body is necessarily harmful for the spirit. The last prohibition relates to something which is manifestly harmful morally and spiritually in as much as it involves association of others with Allah.

A relaxation is made in the case of a person who is driven by necessity and to whom no other means of sustenance and nourishment is for the time available. Such a one may partake of a prohibited article of food, consuming only that much as he may consider necessary for his immediate need. In such instance, priority is given to the need of maintaining and sustaining life, as against the possibility of such harm, if any, as might result from the consumption of a minimum quantity of the forbidden article.(13)

Liquor and all intoxicants are forbidden. It is recognised that some people may derive some pleasure or advantage from the use of liquor or other prohibited article, but it is pointed out that the harm resulting from their use is far greater than any pleasure or advantage that might be derived from it.(14) The prohibition however is clear and absolute:

`O ye who believe, liquor, gambling, idols and divining arrows are only an abomination of Satan's handiwork. So shun each one of them that you may prosper. Satan's design is only to promote enmity and hatred between you through liquor and gambling and to keep you back from the remembrance of Allah and from Salat. Will you desist?'(15)

It needs to be remembered that in the matter of any pleasure or advantage to be derived from liquor or any other intoxicant, and the harm that may result from their use, it is, not only an individual or a class that has to be considered; society as a whole must be taken into account. It may well be that the harm resulting to an individual or to a number of individuals may not be overtly manifested, but there is no denying that society as a whole suffers grave harm from the use of liquor and other intoxicants. The purpose of the Quran is not only to furnish guidance for the individual, but to furnish guidance to the individual as a member of society and, indeed, to mankind as a whole.

These are the prohibitions, but not all that is permissible may be used as food and drink in all circumstances. Of that which is permissible, only that may be used as food and drink which is clean and wholesome.(16) This has a relative aspect also. Articles of food and drink over a wide range may be wholesome for a child or for an invalid. But even that which is permissible and is clean and wholesome may be partaken of only in moderation:

`Children of Adam, look to your adornment at every time and place of worship, and eat and drink but be not immoderate, surely, He loves not those who are immoderate.'(17)

Within these limitations, there is neither harm nor sin in eating and drinking of the good things provided by Allah out of His bounty, so long as the objective is that life may be sustained and health promoted for the purpose of carrying out Allah's will through firm faith in the guidance that He has sent down and action in conformity therewith.

the whole Quran by heart. During this service, the recitation from the Quran is made in sequence and the recitation of the whole of the Quran is completed during Ramadhan. This entails the recitation of approximately one twenty-eighth of the Quran in the course of the daily service, one eighth of that portion being recited as the follow-up passage after the Fatiha in each raka'a. The Imam, of course, recites from memory and the congregation follows the recitation with rapt attention.

That is another unique feature of Islam. No less than seventy times is the Scripture of Islam referred to in the Revelation itself by the name Quran. The word means that which is repeatedly read, recited, proclaimed. It is the only Scripture which is in its entirety expressed in the words of the revelation. It is thus the only one which is literally the Word of God. Its very name is a prophecy that it will be widely and repeatedly read, recited, and proclaimed. Its text, in the words of the revelation, is preserved intact and in its proper sequence in the memories of millions of its devotees from generation to generation. Hundreds of millions read and recite portions of it in Prayer services and otherwise in the course of the day and night around the globe. During Ramadhan the number is greatly augmented. Numberless people read it through by themselves during that month. Others hear it interpreted and expounded.

A much larger number hear it recited from beginning to end in the course of the service just described. All this in the very words of the revelation in which it was sent down close upon 1400 years ago. That in itself is a matchless Divine Sign and Testimony.

During the last ten days of Ramadhan, many people go into seclusion, as it were, in a mosque and devote the whole of their time, not occupied by the obligatory and voluntary services, to the study of the Quran and the remembrance of Allah. This period of complete devotion of a worshipper's time to the exercise of the purely spiritual values, is the culmination of the physical, moral and spiritual discipline instituted by Islam. To carry such a discipline farther would be a sort of asceticism or monasticism which is not approved of in Islam.(11)

Prohibitions

Complete abstention from food and drink during the period of the fast does not constitute so great a hardship for a Muslim as adherents of other disciplines may be disposed to imagine. Muslim children are brought up in an atmosphere of respect for and devotion to the values indicated by the faith. Very early they begin to exhibit an eagerness to practise them. Parents have often to restrain young children from observing the fast. They are trained into endurance of the rigours of the fast through a gradual process, spread over a number of years. A child of twelve or thirteen may be permitted to observe the fast on three or four days at intervals during one Ramadhan. The following year, he may be permitted to increase the number to eight or ten. In the third year he may be content with fasting on each alternate days. In the fourth year, he would be ready to assume the full obligation.

Another very helpful factor is furnished by the dietary regulations of Islam. In the matter of food, the prohibitions are blood, the flesh of an animal that dies of itself and is slaughtered for food, the flesh of swine and the flesh of an animal on which the name of any other than

If during the fast, food or drink should be swallowed in complete forgetfulness of the fast, that would not vitiate the fast and the fast should be completed till nightfall. Should, however, something be swallowed through carelessness, even involuntarily, the fast is vitiated and cannot be continued.

It is customary and is considered desirable that a light breakfast should be taken immediately before the commencement of the fast. The breaking of the fast after sunset should not be made an occasion for gorging oneself with food and drink. This would be in contravention of the fast and would be a departure from the example of the Holy Prophet, on whom be peace, which must be adhered to. It could also prove harmful to health.

The month of Ramadhan is a period of intensive training in beneficent values. Abstention from food and drink and conjugal relations for a certain number of hours each day through a month is a valuable exercise in endurance and steadfastness. But that is only the outer shell, as it were of the fast. Yet even this has a great social significance. It brings home to the well-to-do sector of society the meaning of hunger and thirst. Privation ceases, in their case also, to be a mere expression and becomes an experience shared in common with all. The consciousness that a large number of their fellow beings have to go hungry most of the time is sharpened and there is great eagerness to share with them the bounties that Allah has, of His grace, bestowed on themselves.

The True Purpose of Ramadhan

The true purpose of Ramadhan, as of all forms of Islamic worship is to draw people closer to Allah. Though normal pursuits and occupations are carried on as usual, the emphasis on moral and spiritual values and concentration on them are intensified, and everything is subordinated to the main purpose. The hearing, the sight, the tongue, the mind are all under stricter control. For instance, not only vain talk, but much talk is also eschewed, so that there should be greater concentration on remembrance of Allah and reflection upon His attributes. The Holy Prophet said: `He who abstains from food and drink during the period of the fast but does not restrain himself from uttering a falsehood starves himself to no purpose.' It is related of him that during Ramadhan, his own concern for and care of the poor, the needy, the sick and the orphan was intensified manifold, and that his charity knew no limit.

Recitation of the Quran and I'tikaf

The study of the Quran and reflection over the Divine Signs recited therein takes up the greater part of the time that can be garnered by reducing the other demands upon it to a minimum. Divines and scholars carry on discourses on the Quran throughout the month. Voluntary Prayer during the latter part of the night is deemed obligatory during Ramadhan but may be offered individually or in congregation. For the convenience of those who may find it difficult to proceed to a mosque at that hour to take part in the service, a congregational service is held after Isha, the evening service. Whether held after Isha or before Fajar the follow up passage after the Fatiha assumes considerable proportions. The service comprises eight raka'as, offered in four units of two raka'as each, and is led by an Imam who is Hafiz, that is one who has learnt

adult Muslim during the month of Ramadhan, the ninth month in the lunar calendar current in Islam. As the lunar year is shorter by about eleven days than the solar year, Ramadhan rotates through the year and the seasons, arriving eleven days earlier every year. Thus in every part of the earth, it progresses through every season in turn. In the tropics, when Ramadhan falls in the summer season, not only are days longer than in the winter but the fast entails additional hardship on account of the heat, as normal occupations and pursuits have to be carried on and in the intense heat and dryness, a severe degree of thirst may have to be endured through several hours each day. The fast is, however, in no sense a penance. It is a physical, moral and spiritual discipline, and the object is the promotion of righteousness and security against evil. Through the experience of the fast, the worshipper is impelled to exalt Allah for His having provided the guidance and is prompted to the beneficent use of His favours and bounties.(4)

Outside Ramadhan, a voluntary fast may be observed at any time, except on the two festival days. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, often observed a fast on Monday and Thursday but he did not approve of a voluntary fast being observed on a Friday.

A fast is prescribed as an expiation or as an alternative penalty in respect of certain crimes or defaults, but in these cases also, the object is the promotion of physical, moral and spiritual values. For instance, if a person on Pilgrimage to the House of Allah is unable to offer the sacrifice of an animal as prescribed, he should observe the fast for three days during the course of pilgrimage and for seven days after return home, making up ten altogether.(5) The expiation of an oath is a fast for three days.(6) The alternative penalty for killing game while on Pilgrimage is a fast for a number of days corresponding to the number of animals killed. The alternative penalty for manslaughtered is a fast for two consecutive months(7) and the same is the penalty for Zihar, a frivolous declaration by a husband that henceforth consorting with his wife would amount to consorting with his mother, a hateful method of pronouncing a divorce, practised in pre-Islamic days abolished by Islam.(8)

A vow of silence during a certain period (9) has also been described in the Holy Quran as fast.(10)

Physical Observance

The observation of a fast, whether obligatory or voluntary, or by way of expiation or as a penalty, is subject to the same regulations. The period of the daily fast extends from the first flush of dawn normally about an hour and a quarter before sunrise, till after sunset. During this period neither food nor drink or nourishment may be pass through the lips of a person who is observing the fast. Nor should any drug or other substance be swallowed or injected into the system. The fast may, however, be discontinued in case of emergency and would be terminated if the person observing the fast becomes sick. Nor should there be any consorting between husband and wife or any approach to it.

The fast must not be continued beyond sunset even if nothing is immediately available for terminating the fast save a few drops of water, a pinch of salt or sugar, a bit of stale bread or a dried date, etc.

Fasting: Fourth Pillar of Islam

(Muhammad Zafrulla Khan)

At the time of the publication of this issue of the Review of Religions, Muslims throughout the world will be fasting during the sacred month of Ramadhan. This article by one of the greatest international statesmen and jurists of his age, the late Hadhrat Muhammad Zafrulla Khan, gives a brief and lucid insight to the fourth Pillar of the Islamic faith.

`The Holy Quran states: `O ye who believe, fasting is prescribed for you during a fixed number of days as it was prescribed for those before you, so that you may safeguard yourselves against every kind of ill and become righteous. But whoso from among you should be ailing, not being permanently incapacitated, or should be on a journey, shall complete the reckoning by fasting on a corresponding number of other days; and for those who find fasting a strain hard to bear is an expiation, the feeding of a poor person, if they can afford it. Whoso carries through a good work with eager obedience, it is the better for him. If you possessed knowledge you would realise that it is better for you that you should fast.'(1)

`The month of Ramadhan is the month in which the Quran began to be revealed, the Book which comprises guidance for mankind and clear proofs of guidance and divine Signs which discriminate between truth and falsehood. Therefore, he who witnesses this month, being stationary and in good health, should fast through it. But whoso is ailing, not being permanently incapacitated, or is on journey, should complete the reckoning by fasting on a corresponding number of other days. Allah desires ease for you and desires not hardship for you; He has granted you this facility so that you should encounter no hardships in completing the reckoning, and that you may exalt Allah for His having guided you and that you may be grateful to Him.'(2)

`It is made lawful for you to consort with your wives during the nights of the fast. They are as a garment for you and you are as a garment for them. Allah knows that you were being unjust to yourselves, whereof He has turned to you with mercy and has corrected your error. So consort with them now without compunction and seek that which Allah has ordained for you, and eat and drink till the break of dawn begins to manifest itself. From then on, complete the fast till nightfall. But do not consort with your wives during the period when you are in retreat in the mosques. These are the limits prescribed by Allah, so approach them not. Thus does Allah expound His commandments to the people, so that they may safeguard themselves against evil.'(3)

The idea of the fast has been inculcated in all religious disciplines which are based on revelation, though strict conformity to the ordinances relating thereto is no longer insisted upon. Indeed, within some disciplines, the fast has been reduced to a purely symbolic observance. In Islam, the ordinances relating to the fast are clearly stated and defined and to the degree of their applicability, they are strictly observed. A tendency towards greater rigidity is sometimes encountered and has to be checked and countered through exposition of the true purpose of the fast and of the meaning of the regulations and their spirit.

Subject to the permissible exemptions, the observance of the fast is obligatory upon every

یلبرگہ سرکل کرناٹک میں مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ زون کرناٹک کی طرف سے
لگائے گئے ایک بک اسٹال کا منظر

سرکل گولگیرہ نارتھ زون کرناٹک میں لگائے گئے تربیتی کیمپ کا ایک منظر

جلسہ سیرت النبی ﷺ بمقام یاری پورہ کشمیر کے موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

ماہ جون میں حلقہ مبارک مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے Summer
Soccer Leage ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا اس موقع پر لی گئی گروپ تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون 2 کی طرف سے منعقد کئے گئے
کرکٹ ٹورنامنٹ کے موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

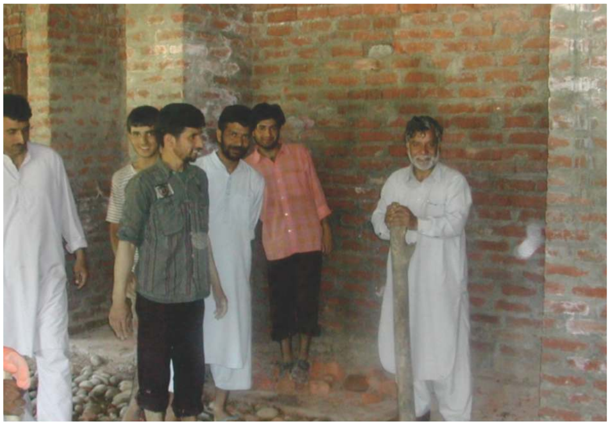

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے چند ارکان وقار عمل میں مصروف

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30
Monthly

July-August 2011

Issue No. 7-8
Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 Rs. 20/-

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif
Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879
Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

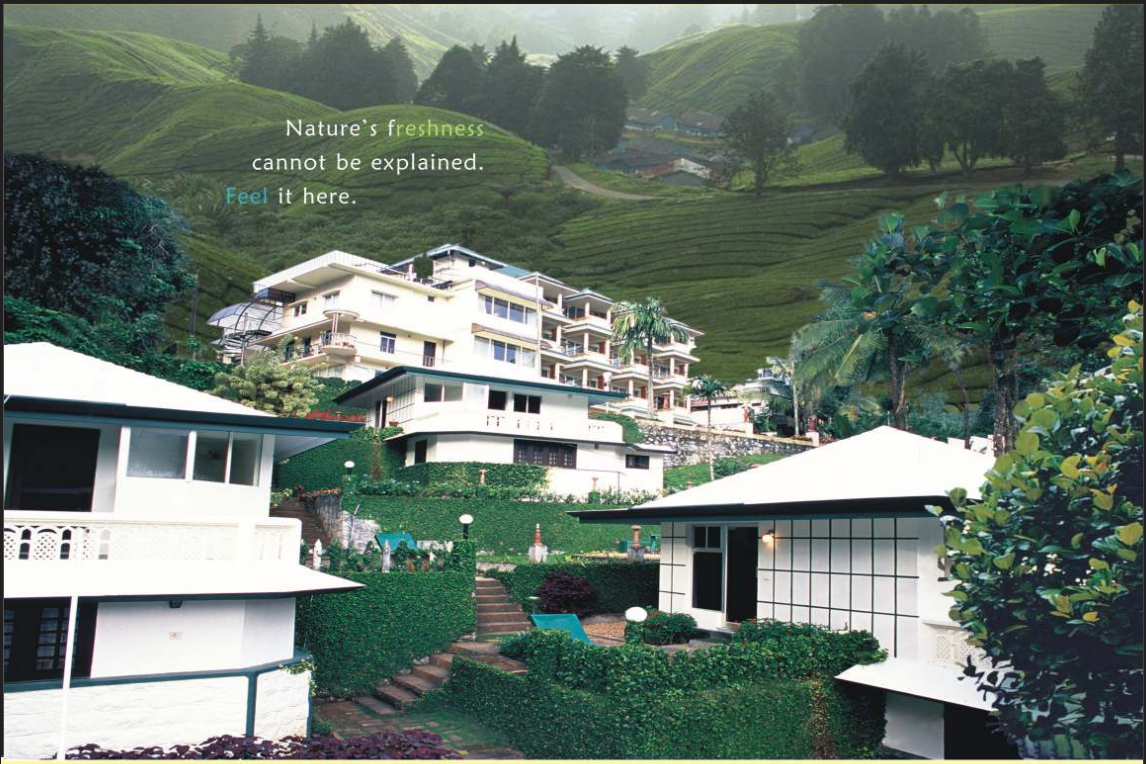

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange